رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ

فاروق

تحریک جدید کا اخبار

قادیان

ایڈیٹر: میر قاسم علی احمدی

شرح چندہ پیشگی

ہندوستان سالانہ معاونین - عام چندہ - ششماہی - سہ ماہی

للعہ/ ... عہ/ ... عہ/ ... ۱۲/

قیمت فی پرچہ ۱/ - منیجر: رشید احمد خان احمدی

تاریخہائے اشاعت: ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ شوال ۱۳۵۹ھ مطابق ۲۸ ماہ نبوت ۱۳۱۹ہش مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۴۸

دارالامان کا ہفتہ

قادیان ۲۶ نبوت ۱۳۱۹ہش۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو اب درد نقرس سے بہت حد تک افاقہ ہے۔ اور آپ کچھ چل پھر سکتے ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حرم اول حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ابھی تک کان درد کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ حرم ثانی کی طبیعت اچھی ہے۔

نوٹ:۔ اس پرچہ میں جو مضمون آنحضرت صلعم کے متعلق کہ آپ عرب میں کیوں مبعوث ہوئے۔ شائع کیا گیا ہے۔ وہ مولوی فضل حق صاحب کن میلووال ضلع شاہ پور کا ہے۔ جو ایک معزز غیر احمدی فاضل ہیں ان کا پتہ مضمون کے نیچے نہیں لکھا گیا۔ اس لئے یہاں لکھ دیا گیا ہے۔

چیدہ خبریں

لنڈن ۲۶ر نومبر۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے دشمن کے علاقہ میں مختلف مقامات پر چھاپے مارے۔ کل رات جرمن ہوائی جہازوں نے برطانیہ پر کوئی بڑا حملہ نہیں کیا۔ بعض مقامات پر صرف چند بم گرائے۔ جن سے معمولی نقصان ہوا۔ تھوڑے آدمی مارے گئے۔

ایتھنز۔ ۲۶ر نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ایک ہفتہ سے یونانی فوجیں تمام محاذ پر بڑھتی جا رہی ہیں۔ اب انہوں نے چند نئے مورچوں پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ ان کے نام اسلئے نہیں بتائے گئے۔ تا دشمن یہ اندازہ نہ لگا سکے۔ کہ یونانی فوجیں کہاں تک پہنچ چکی ہیں۔

ایتھنز۔ ۲۶ر نومبر۔ اب تک اٹلی کے چاروں ڈویژن تباہ کئے جا چکے ہیں۔

لنڈن۔ ۲۶ر نومبر۔ جاپان کی خبر رساں ایجنسی نے خبر دی ہے۔ کہ تھائی لینڈ اور فرانسیسی ہند چینی کی فوجوں میں جھڑپ ہو گئی ہے۔ تھائی لینڈ کی فوجوں نے سرحد عبور کر کے حملہ کر دیا۔ مگر انہیں پیچھے دھکیل دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۵ر نومبر۔ کل برطانوی طیاروں نے مارسیلز پر بمباری کی تھی۔ وشی گورنمنٹ نے اس کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔ اور برطانی حکومت سے نقصانات کی تلافی کا مطالبہ کیا ہے۔ حملہ سے چار عورتیں ہلاک اور پانچ زخمی ہوئیں۔

دہلی۔ ۲۶ر نومبر۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں ڈائرکٹر جنرل سپلائی نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ امیونیشن سپلائی کے شعبہ میں گیارہ یورپین اور دس ہندوستانی افسر ہیں۔ سٹورز ڈیپارٹمنٹ میں ۱۱ یورپین اور ۸ ہندوستانی ہیں۔ اس وقت کسی محکمہ کا جان بوجھ کر سمندر پار سے کوئی چیز منگوانا سلطنت سے غداری کے مترادف ہے۔ مختلف اشیاء کا آرڈر دیتے وقت کسی خاص فرم کا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ ایک ریزولیوشن پیش کیا گیا۔ کہ ہندوستان کے فوجی سکولوں کو گولہ بارود اور رائفلیں حکومت کی طرف سے مفت مہیا کی جائیں۔ اس کے جواب میں کہا گیا۔ کہ جو سکول مقررہ شرائط کے ماتحت درخواست کریں گے۔ ان کے متعلق ہمدردانہ غور کیا جائے گا۔

لنڈن۔ ۲۶ر نومبر۔ یونان کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ یونانی فوجیں کو آرٹزا کے جنوب میں ایک اور شہر پر قبضہ کر کے مغرب کی طرف تیس میل بڑھ گئی ہیں۔ رستہ میں کسی جگہ دشمن سے مڈبھیڑ نہیں ہوئی۔ یونانی ہوائی جہازوں نے البانیہ کی بہت سی بندرگاہوں کو بمباری سے تباہ کر دیا ہے۔

لنڈن۔ ۲۵ر نومبر۔ یونان کی جنگ میں اٹلی کی جو درگت ہو رہی ہے۔ اس سے ہٹلر بھی بہت مایوس ہو رہا ہے۔ اس کا خیال تھا۔ کہ یونان کی شکست کے بعد وہ آبنائے کے رستہ وسطی مشرق کے تیل کے چشموں تک پہنچ سکے گا۔ لیکن اب یہ ممکن نظر نہیں آتا۔ اب اتحادی بلقان کے طاسوں سے اس پر حملے کر سکیں گے۔ اور اسے دو محاذوں پر جنگ لڑنی پڑے گی۔

کراچی۔ ۲۶ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ دسمبر کے دوسرے ہفتہ لاڑکانہ سندھ میں مسلم لیگ کا نفرنس منعقد ہو گی۔ جس کی صدارت سر سکندر حیات خاں کریں گے۔ مسٹر جناح بھی شریک ہوں گے۔

لنڈن۔ ۲۶ر نومبر۔ برطانیہ کے وزیر خزانہ نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ جنگ کے بھاری اخراجات اور ہماری محدود آمدنی میں بہت فرق ہے۔ جسے زائد ٹیکسوں سے بھی پورا نہیں کیا جا سکتا۔ ہر شخص کو پائی پائی کی بچت کا خیال رکھنا چاہیئے۔ تا یہ کمی پوری ہو سکے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو مجاہد اپنے وعدے ۸ دسمبر تک مرکز میں داخل کرینگے ان کے وعدے ۳۰ نومبر کی میعاد کے اندر سمجھے جائیں گے

یاد رہے۔ کہ تحریک جدید سال ششم کے وعدے سو فی صدی پورے کرنے کی "آخری تاریخ ۳۰ نومبر ۴۰ء" ہے۔ اس میعاد میں کوئی توسیع نہیں کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ تحریک جدید میں وقت کی پابندی لازمی ہے۔ مگر جو دوست اپنے وعدے کی رقم ۳۰ نومبر تک اپنی مقامی جماعت میں ادا کر دیں گے۔ اسکی وصولی مرکز میں خواہ کسی تاریخ ہو۔ ان کے وعدے کا ایفا عین وقت کے اندر یعنی ۳۰ نومبر کی تاریخ میں سمجھا جائے گا۔ چونکہ ہندوستان کے دور دراز مقاموں سے منی آرڈرز بھیجے گئے جائیں گے۔ اس لئے ۸ دسمبر کی شام تک جو منی آرڈرز۔ بیمہ یا دستی رقوم مرکز میں داخل ہو جائیں گی۔ وہ ۳۰ نومبر کی میعاد کے اندر سمجھی جائیں گی۔ پس وہ دوست جو دل میں ارادہ رکھتے تھے۔ یا وہ جن کا وعدہ دسمبر یا اس کے بعد کا ہے۔ وہ بھی ۸ دسمبر کی شام تک مرکز میں اپنا وعدہ داخل کرنے کی جدوجہد کریں۔ تا ان کا دل خوش ہو۔ کہ ہم نے جو عہد اپنے امام کے ہاتھ پر کیا تھا۔ وہ ٹھیک وقت پر ادا کر لیا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج کے بہادر سپاہیو! آپ کو وہ عہد یاد ہے۔ جو اپنے امام کے ہاتھ پر کیا تھا۔ اگر نہیں۔ تو سن لیں۔ وہ یہ ہے۔ فرمایا۔ "تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے۔ کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کر دو گے۔ وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ وہ تمہاری جانیں اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو۔ اور اس عہد کو پورا کرو۔" تحریک جدید سال ششم کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والو!! قبل اس کے کہ ۸ دسمبر ۴۰ء کی شام آئے آپ کا عہد پورا ہو چکا ہو۔ تا "موعود خلیفہ" کی دعا اور خوشنودی حاصل کر لو۔ اور دل میں خوش ہو جاؤ۔ کہ پچھلا بوجھ تو اٹھا چکے۔ اب آئندہ سال کی قربانی راہ خدا میں کرنے کے لئے تیار رہیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے والسلام

نوٹ:۔ جو دوست آج تک اپنے وعدے پورے کر چکے۔ ان کی فہرست حضرت کے حضور دعا کے لئے پیش ہو کر اخبار الفضل میں شائع ہو گئی ہے۔ جو احباب ۸ دسمبر تک وعدے پورے کرینگے ان کی فہرست دعا کے لئے حضور کے پیش کر کے شائع کی جائے گی انشاء اللہ تعالےٰ

(خاکسار برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

رجسٹرڈ **سرجن آئل** رجسٹرڈ

جو کہ ورم۔ چوٹ۔ رگڑ۔ زخم۔ آبلہ۔ مغلئی پھوڑا۔ پھنسیوں کے لئے اکسیر ہے۔ نیز داد کے لئے فائدہ مند ہے۔ اور مکھی۔ بھونڈی۔ زنبور۔ بھڑ۔ بچھو وغیرہ کے کاٹے کا تریاق ہے۔ سرجن آئل کے لگانے سے ورم۔ درد بے چینی اور جلن فوراً جاتی رہتی ہے۔ اور تازہ زخم کا خون فوراً بند ہو کر زخم بہت جلد مندمل ہو جاتا ہے۔ نیز پھوڑا پھنسی پر لگانے سے خود بخود پھٹ کر اسکا گند نکل جاتا ہے۔ سرجن آئل کھلاڑیوں کے لئے بے نظیر مددگار رہے۔ زخموں۔ رگڑوں پر لگانے سے فوراً آرام آجاتا ہے۔ نیز حیوانات کے لئے بھی سرجن آئل ویسا ہی فائدہ مند ہے۔ جیسے انسانوں کے لئے۔ ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے قیمت فی شیشی ۶ ر شیشی کلاں ۱۰ ر محصولڈاک بذمہ خریدار۔

(ڈاکٹر) ایم۔ اے بھٹی سرجن آئل فارمیسی قادیان (پنجاب)

تعمیر مسجد و مدرسہ احمدیہ ٹبورا مشرقی افریقہ:۔ جماعت احمدیہ ٹبورا کو مقامی مدرسہ اور مسجد کی تعمیر کے لئے مشرقی افریقہ کی جماعتوں سے مبلغ تین ہزار روپیہ تک چندہ فراہم کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ بشرطیکہ اس کا مرکزی چندوں پر کوئی اثر نہ پڑے۔ اور اس چندہ کا باقاعدہ حساب کتاب رکھا جائے احباب اس کار خیر میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال)

پتے مطلوب ہیں:۔

مندرجہ ذیل احباب جن کے پرانے پتے درج ذیل ہیں۔ ان کے موجودہ پتے مطلوب ہیں۔ اگر یہ احباب اس اعلان کو دیکھیں۔ تو خود ورنہ دوسرے احباب ان کے صحیح ایڈریس سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

(۱) ڈاکٹر عمر الدین صاحب سب اسسٹنٹ سرجن انچارج منڈی ہسپتال ضلع گوڑگاؤں۔

(۲) حیات محمد صاحب ایس۔ ڈی۔ او کھام گاؤں ضلع ہزارہ۔

(۳) نیک صاحبدین صاحب کلرک 7/15 راجپوت رجمنٹ فتح گڑھ چھاؤنی۔

(۴) فیض احمد صاحب نمبردار 22/E.B ڈاکخانہ کمیر تحصیل پاکپٹن ضلع منٹگمری۔

(۵) عبدالقادر صاحب احمدی کمپونڈر بوسٹ تنہائی سوئونہ وزیرستان سکاؤٹ ہسپتال براستہ ٹانک

(۶) بشیر احمد صاحب سی بسی کالج ساگر سی۔ پی جبل پور ہوٹس۔

(۷) شیخ احمد علی صاحب سب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کوٹ نجیب اللہ ضلع ہزارہ۔

(۸) شیخ ابراہیم یوسف صاحب مقام نخل کوا ڈاکخانہ باروڈ لیا ضلع خاندیس۔

(۹) ایچ۔ ایچ رحمٰن غنی صاحب لیبر انسپکٹر ایس۔ آئی۔ سی۔ ڈی۔ گریڈی۔

(۱۰) احمد دین صاحب باہڑیانوالہ براستہ ڈنگہ ضلع گجرات

(۱۱) راجہ احمد خاں صاحب سکنہ چک 119/9.R ڈاکخانہ کو والی ضلع منٹگمری۔

(۱۲) شیخ محمد یوسف صاحب احمدی مدرس ضلع اٹک۔

(۱۳) سید عبدالمجید شاہ صاحب پنجابی زمیندار دبہ سوجاتی ڈاکخانہ دریا خاں ضلع نواب شاہ سندھ

(۱۴) مبارک اللہ صاحب ڈاکخانہ سلون ضلع رائے بریلی (لکھیانہ)

(۱۵) محمد یوسف صاحب اورسیر ایگریکلچرل منزل بہار شریف پٹنہ۔

(۱۶) حافظ محمد عبد اللہ صاحب پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ۔

(۱۷) ڈاکٹر پیر بخش صاحب سب اسسٹنٹ سرجن پنڈی میکلوڈ گنج روڈ ریاست بہاول پور۔

(۱۸) مہرالدین صاحب پٹواری سکنہ بھوپر ڈاکخانہ بھٹہ گلاب سنگھ براستہ ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ

(۱۹) مولوی عبدالرحمٰن صاحب مدرس مدرسہ ڈورو ڈاکخانہ خاص (بقیہ ۵)

(۲۰) میاں غلام محمد صاحب پٹواری موضع بھریال لاڑکی ڈاکخانہ دبیانگر ضلع گورداسپور۔

(۲۱) بابو علی محمد صاحب اورسیر احمدی بنگلہ رحمن ڈاکخانہ ہنڈ عزیز گجرات۔

(۲۲) عبدالحکیم صاحب ناکڑہ ڈاکخانہ خاص ریاست پٹیالہ۔

(۲۳) محمد الدین صاحب احمدی سب انسپکٹر پولیس کلب اورلی جانوں (یو۔پی)

(۲۴) ملک حسن خاں صاحب احمدی پنشنر پولیس مقام چھپنی تاجہ رہان ڈاکخانہ مدھورا انجھا ضلع شاہ پور

(۲۵) حافظ عبدالحکیم صاحب سوداگر چرم وارڈ سندھ

(۲۶) ڈاکٹر محمد سعید احمد صاحب منڈولہ سوئنہ وزیرستان۔

(۲۷) قاضی شاہ دین صاحب احمدی مقام کالون عرف مہندر گڑھ ضلع نارنول ریاست۔

(۲۸) حیات بخش صاحب ہیڈ ماسٹر لوکر مڈل سکول رائیکا میرا ڈاکخانہ چک بیلی سب آفس چوترہ براستہ راولپنڈی۔

(۲۹) غلام مرتضیٰ صاحب پٹواری سردار پور ڈاکخانہ خاص تحصیل کبیروالہ ضلع ملتان۔

(۳۰) کرم الٰہی صاحب نائب مدرس مڈل سکول ہڑپا ڈاکخانہ خاص تحصیل کبیروالہ ضلع ملتان۔ (ناظر بیت المال)

جلسہ سالانہ ۱۳۱۹ ہش / ۱۹۴۰ء

جلسہ سالانہ میں اب صرف ایک مہینہ کے قریب باقی رہ گیا ہے۔ جماعتوں اور افراد سے توقع کی گئی تھی۔ کہ وہ نومبر ۴۰ء کے اخیر تک اپنا اپنا بجٹ چندہ جلسہ سالانہ پورا کر دیں گے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ۲۰ نومبر تک ساڑھے پچیس ہزار میں سے صرف مبلغ ۵۷۶۷/- روپے کی رقم وصول ہوئی ہے۔ ابتدائی اخراجات کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ اسلئے احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنا اپنا چندہ جلد تر ادا فرما دیں تا اخراجات جلسہ کو پورا کیا جا سکے۔

والسلام (ناظر بیت المال)

یاد رکھیں۔ اخبار فاروق میں اشتہار دے کر آپ اپنی تجارت کی ترقی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ پرچہ ہزاروں تعلیم یافتہ احمدی اور غیر احمدی اصحاب کی نظر سے گذرتا ہے۔ اور پبلک لائبریریوں میں سو کے قریب بھیجا جاتا ہے۔ (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فاروق

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۴۴

مخلصین جماعت سے نہایت ضروری عرضداشت

یہ ہے ذکر پچھلے ہی سال کا جو بشیرِ ثانی نے تھا کہا
میں تو روز یاد دلاؤں گا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

میں آج ناظرین فاروق سے نہایت دردمندانہ گذارش کرتا ہوں اس امید پر کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہر ایک مبائع کو جو کہ دامن خلافت سے وابستہ ہے۔ میری اس نگارش پر خدا کے فضل و کرم سے پوری اور ضروری توجہ ہوگی۔ کیونکہ میں جو کچھ عرض کرنے لگا ہوں۔ وہ محض اپنے ہی نفع کے لئے نہیں۔ بلکہ سلسلہ کے مفاد اور جماعت کی شان اور عظمت کو مدنظر رکھتے ہوئے جو کہ موجودہ وقت کی ضرورت کے لحاظ سے نہایت ہی قابل غور اور لائق عمل اور اشد ضروری ہے۔ جس پر ہر ایک خیرخواہ سلسلہ شنکر شرح صدر سے عمل پیرا ہونے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ عرض کرتا ہوں۔

اس زمانہ میں ہر وہ شخص جو دیہات میں رہتا ہے۔ یا شہری زندگی بسر کرتا ہے۔ خواہ وہ فرش نشین ہے یا کرسی نشین۔ یا وہ چارپائی پر لیٹا ہوا زمانہ کے حالات پر نظر کرتا ہے۔ تو اسکو خوب معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ یہ زمانہ ایسی رسّہ کشی جدوجہد اور ہمت و کوشش کا ہے۔ کہ کوئی ذی شعور اور صحیح الحواس انسان خاموش رہنے اور بے کار بیٹھنے کو قدم بڑھانے اور ہاتھ پاؤں چلانے پر ترجیح نہیں دیتا۔ ہر ملک۔ ہر قوم و ہر فرد اسی میدان کارزار میں دوسروں سے آگے بڑھنے کے واسطے اپنی تمام قوتیں اور جملہ طاقتیں صرف کر رہا ہے۔ اور آخر وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔

خداوند جلشانہٗ کا قانون بھی یہی ہے۔ کہ جو لوگ ہمتیں کرتے اور زمانہ کے حالات کے مطابق دوسروں سے آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی ان کی مدد کرتا ہے۔ چنانچہ خدا کی آخری کتاب قرآن مجید میں الٰہی قانون یہ ہے۔ کہ ان اللہ لایغیر ما بقوم حتّٰی یغیروا ما بانفسہم کہ خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا اس وقت تک کہ جب تک وہ قوم خود اپنی حالت نہیں بدلتی کون نہیں جانتا کہ آج ملک ملک پر۔ قوم قوم پر بادشاہت بادشاہت پر چڑھائی کر کے اپنا ہی سکہ چار دانگ عالم میں جمانا چاہتا ہے۔ اور یہ سب کچھ ہماری اور آپ کی آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے۔

آج دنیا سے امن مفقود ہو چکا ہے۔ جرمن چاہتا ہے۔ کہ ساری دنیا اس کے زیرنگیں ہو۔ برطانیہ کی خواہش ہے۔ کہ دنیا کا امن قائم رہے۔ اور زبردست زیردست پر ازراہ ظلم و جور غلبہ نہ حاصل کرے۔ اور چین سے جاپان اور جاپان سے چین برسرِ آزما ہے۔ اٹلی یونان پر دھاوا کر رہا ہے۔ اور اسی غرض کے لئے سلطنتیں مال اور جان کو پانی کی طرح سے بہا رہی ہیں۔ انجام خدا کے ہاتھ میں ہے۔ ہر ایک کو اسکی نیت کا بدلہ ملے گا۔ اور اس کے مطابق وہ فتح و شکست پائے گا۔ نیک ارادے والے پاک نیت والے کامیاب ہوں گے۔ اور خود غرض ظالم کو خدا جلد سے جلد تباہ و برباد کر دکھائے گا۔ اور یہ سب کچھ ہی میری اور آپ کی زندگی میں ہماری آنکھیں دیکھ لیں گی۔ انشاءاللہ۔ مگر یہ ساری جنگیں محض نفسانی اغراض کے ماتحت خود غرضی اور حرص و آز کی وجہ سے جرمن نے شروع کی ہیں۔ اور وہ خدا کی مخلوق کی خونریزی کر کے ممکن نہیں ہے۔ کہ تباہ و برباد و ہلاک نہ ہو۔ اس کا بیڑا یقیناً بھر کے ڈوبے گا۔ اور برطانیہ خدا کے رحم و فضل سے فاتح بنکر نکلے گا۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین۔

اب ایک طرف تو یہ سیاسی خونریزی اور عالمگیر ظالمانہ جنگ ہو رہی ہے۔ اور دوسری جانب ایک نہایت ہی درماندہ قوم جو کیا بلحاظ تعداد۔ کیا بلحاظ مال و دولت۔ کیا بلحاظ علم و فضل دنیا کی ہر ایک قوم سے پیچھے ہے۔ وہ بھی یہ دعوٰی لے کر کھڑی ہوئی ہے۔ کہ ہم نے ساری دنیا کو فتح کرنا ہے۔ مگر کس چیز سے۔ کیا ہوائی جہازوں۔ اور بم کے گولوں آتش فشاں توپوں۔ آبدوز کشتیوں۔ مشین گنوں زہریلی گیسوں۔ سمندری جالوں۔ زمین دوز سرنگوں تباہ کن ٹینکوں سے وہ دنیا فتح کرنے کا سامان و عزم رکھتی ہے۔ جن میں سے ایک چیز بھی اس کے پاس نہیں؟ نہیں! ہرگز نہیں!! وہ ان زمینی آلات سے بالکل تہیدست اور خالی دامن ہے۔ اس نے جن آلات سے دنیا کو فتح کرنے کا عزم کیا ہوا ہے۔ وہ تمام آسمانی حربے ہیں۔ جس سے ملکوں کو نہیں بلکہ دلوں کو فتح کرنا ہے۔ دیکھو اس فاتح اعظم نے دنیا کو بتا دیا ہے۔ کہ ؎

ملک سے مجھ کو نہیں مطلب نہ جنگوں سے ہے کام
کام میرا ہے دلوں کو فتح کرنا نے دیار
تاج و تختِ ہند جارج کو مبارک ہو مدام
جسکی شاہی میں میں پاتا ہوں رفاہِ روزگار
مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

غرض یہ وہ قوم ہے۔ جو مسیح موعود اور مہدی معہود حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء نے تیار کی اور آسمانی حربوں کی اسکو مشق کرائی۔ اور ٹرینڈ کر کے اپنے سپہ سالار اعظم حضرت محمودؔ ایدہ اللہ الودود کی قیادت میں دیدی۔

یہ وہ سپہ سالار اور اسلام کا جرنیل اور سلسلہ احمدیہ کا قائد اعظم ہے۔ جس کی شان میں مالکِ زمین و آسمان نے یہ بشارت دی ہوئی ہے۔ کہ

(۱) "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا"۔......

(۲) "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ اور وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔...... وکان امراً مقضیاً"۔ (تبلیغ رسالت جلد اول)

اس قائد اعظم اور خدا کے مقرر کردہ جرنیل نے اپنی زیر قیادت فوج کا جائزہ لینا شروع کیا۔ تو خدا نے ان میں سے جو مجروح۔ مجذوم۔ بیمار۔ بزدل۔ منافق۔ ریاکار تھے۔ سب کو چھانٹ کر نکال دیا۔ اور جن کی بیماری سے شفایابی کی امید تھی۔ ان کو ڈسمس نہیں کیا۔ رہنے دیا۔ کہ ایک دن وہ بھی صحتیاب ہو کر اس فوج کی کسی خدمت پر لگ جائیں گے۔ باقی سپاہیوں کو قائد اعظم نے ہر طرح کے آسمانی حربات سے آراستہ کر کے اس روحانی جنگ کے لئے تیار کر لیا۔ اور ایک نقشہ جنگ روحانی کا تیار کر کے تحریک جدید کے نام سے موسوم کیا۔ جس میں وہ تعداد منتخب ہو کر داخل ہوئی۔ جس کی بشارت آسمانی فرشتے نے پانچہزار کی دی تھی۔ اس روحانی تحریک جدید کے دستے نے اپنا سارا مال و جان اپنے قائد اعظم کے آگے پیش کر دیا۔ فجزاہم اللہ جمیعًا احسن الجزاء۔

الحمد للہ کہ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ اور سلسلہ احمدیہ کے سپہ سالار اعظم نے فتح قلوب کی سکیم تیار کر کے اس فوج کو ہر ملک و شہر و قوم میں تقسیم کر کے مورچے لگا دیئے۔ اور میدان کارزار میں نکل کر للکارا کہ ہم ؎

پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائینگے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

دوسری طرف اپنے وفاداروں کو یہ ہدایت کی۔ کہ دیکھو خدا کے کام میں سستی و غفلت اور مال و جان کی پروا ہرگز نہ کرنا۔ اور نہایت مستعدی اور خدا ترسی سے خدا کی مخلوق کو ہدایت کی طرف بلانا۔ اور خوب یاد رکھو۔ کہ ؎

عہد شکنی نہ کرو اہلِ وفا ہو جاؤ
اہلِ شیطاں نہ بنو اہلِ خدا ہو جاؤ
بادشاہی کی تمنا نہ کرو ہرگز تم
کوچۂ یارِ یگانہ کے گدا ہو جاؤ
قطب کا کام دو تم ظلمت و تاریکی میں
بھولے بھٹکوں کے لئے راہ نما ہو جاؤ
دمِ عیسےٰ سے بھی بڑھ کر ہو دعاؤں میں اثر
یدِ بیضا بنو موسےٰ کا عصا ہو جاؤ

اور فرمایا:۔ کہ اے خدا کی فوج۔ احمدیت کے فرزندو! کسی میدان میں تمہارا قدم نہ لڑکھڑائے۔ آگے ہی آگے بڑھتا جائے۔ ؎

پیٹھ میدانِ وغا میں نہ دکھائے کوئی
منہ پہ یا عشق کا پھر نام نہ لائے کوئی
گرز و مگدر کے اٹھانے میں بھلا کیا حاصل
خاک آلودہ برادر کو اٹھائے کوئی
دعوئے حسنِ بیاں ہیچ ہے میں تب جانوں
مجھ سے جو بات نہ بن آئے بنائے کوئی
قرب اسکا نہیں پاتا نہیں پاتا محمودؔ
نفس کو خاک میں جب تک نہ ملائے کوئی

پھر ہمارا رہنمائے طریقت اور حامئ شریعت

۱؎ یہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا الہامی نام ہے۔ منہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور مجسمہ صداقت اہل دنیا کو کھول کر بتا دیتا ہے کہ دیکھو مجھے خدا نے اپنے ہاتھ سے اس خدمت اسلام کے لئے چنا ہے۔ اور میرے ہی ہاتھوں سے اسلام کی فتح مقدر ہے۔ سن لو سے

ہمیں بھی ہے نسبت تلمذ کسی مسیحا نفس سے حاصل
ہؤا ہے بے جان گو کہ مسلم مگر اب اسکو جلائیں گے ہم
خدا نے ہے خضر رہ بنایا ہمیں طریق محمدی کا
جو بھولے بھٹکے ہوئے ہیں ان کو صنم سے لا کر ملائینگے ہم
ہماری ان خاکساریوں پر نہ کھائیں دھوکہ ہمارے دشمن
جو دیں کو ترچھی نظر سے دیکھا تو خاک انکی اڑائیں گے ہم
مٹا کے کفر و ضلال و بدعت کریں گے آثار دیں کو قائم
خدا نے چاہا تو کوئی دن میں ظفر کے پرچم اڑائیں گے ہم
وہ شہر جو کفر کا ہے مرکز ہے جس پہ دین مسیح نازاں
خدائے واحد کے نام پر اک اب اسمیں مسجد بنائینگے ہم

پس اے احمدی قوم تجھ کو ہی خدا نے اپنے دین کی حفاظت و اشاعت و خدمت کے لئے ساری خدائی میں سے چن لیا ہے۔ اب تیرا جو فرض ہے۔ اس کو تو پوری وفاداری اور کامل طور پر ادا کر کے صحیح معنوں میں اپنے آپ کو اُخرین منہم کا مصداق بنالے۔ ہر احمدی اچھی طرح سمجھتا ہے۔ اور دلی یقین کے ساتھ مانتا ہے۔ اور جانتا ہے۔ کہ خدا کے مسیح محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روحانی فرزند مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تمام زندگی خدا کے بندوں کو خدا کی طرف بلانے میں صرف کردی۔ اور اپنے اس منصب کو ایسی خوبی اور عمدگی کے ساتھ ادا کیا۔ جسے ہر احمدی محسوس کرتا ہے۔ کہ سے

خدا سے ہم کو ملانے والا خدا سے ہم کو ملانے آیا
رہا خدا کو ملا کے ہم سے گیا خدا سے ملا کے ہم کو

مگر یہ تو بتاؤ۔ کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں کے گھروں میں جا کر اور ان کے شہروں میں پہنچکر ان کو تبلیغ کی تھی۔ یا مرکز میں رہ کر تخت گاہِ رسالت سے ہی دنیا میں آگ لگادی تھی؟ نہیں! خدا کے فرستادہ نے زمانہ حال کے مطابق تبلیغ کے ذرائع اختیار کئے۔ اور اس سلطان القلم نے اپنے زور قلم سے حق کا پیغام پہنچایا۔ کارساز حقیقی خدائے عز و جل نے اس کو وہ سب سامان عطا کردیئے۔ جن سے وہ رسالت کی تبلیغ چاردانگ عالم میں کرسکے۔ پریس اس کا خادم۔ ریل اسکی غلام۔ ڈاک اور تار اس کے مددگار ایسے تھے۔ جو اس کے پیغام کو دور دراز تک خادمانہ پہنچا کر خدا کے پیغامبر کے لئے ادائیگی رسالت میں ہمہ تن مصروف رہے۔

آپ خوب جانتے ہیں۔ کہ ہر احمدی مبلغ ہے۔ اور ہر ایک فرد جماعت کا قومی۔ مذہبی۔ ذاتی فرض ہے۔ کہ وہ تمام دنیا کو خدا کا وہ پیغام جو مسیح موعود علیہ السلام لائے۔ پہنچانے میں جس طرح سے بھی امداد کر سکتا ہے۔ بلا دریغ کرے۔ کس قدر خدا کا احسان ہے۔ کہ وہ آج جانوں کو قربان کرنے کو نہیں کہتا۔ وہ سب کو گھر بار اہل و عیال۔ دوست آشنا۔ ملک و وطن کاروبار نوکری چاکری چھوڑ کر تبلیغ کرنے کا حکم نہیں دیتا۔ اس نے ہمارے سامنے ایک رسول۔ ایک نبی ایک مسیح ایک آسمانی مبلغ بھیج کر اس سے تبلیغ کروا کر ہمیں وہ طریقے اور راستے بتا دیئے ہیں۔ جن کے ذریعہ ہم بھی اپنی بساط اور استعداد اور طاقت و ہمت کے مطابق گھر بیٹھے تبلیغ کر کے تمام جہان کو خدا کا پیغام پہنچا دیں۔ اور اس تکمیل تبلیغ کے لئے خدا نے اپنے علم میں جو وقت مقرر کر رکھا تھا۔ وہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت فضل عمر خلیفۃ ثانی بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ الصمد کا عہد خلافت ہی ہے۔ کہ جس کی زیر قیادت دنیا کے کناروں تک خدا کا پیغام پہنچ جائے گا۔ سو مبارک ہے وہ انسان جو خدا کے مقرر کردہ خلیفہ برحق کے خدام میں صدق دل سے داخل رہ کر دنیا کے کناروں تک حق و صداقت کا پیغام پہنچانے میں آگے بڑھے۔ خدا کرے۔ کہ ہم سب کو یہ توفیق ملے۔ آمین۔

میرے دوستو! احمدیت کی تبلیغ کے واسطے حالات حاضرہ کے ماتحت پریس کی طاقت سے بڑھ کر دوسری کوئی چیز نہیں ہے۔ جس قوم کا پریس مضبوط ہے۔ وہ قوم دنیا کو اپنا ہمخیال بنانے میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ یہ طاقت اور یہ سامان تبلیغ تم سے پہلے کسی نبی کی امت اور کسی ریفارمر کے پیروکاروں کو نصیب نہیں ہؤا۔ یہ صرف اور صرف اس نبی امی فداہ ابی وامی کی امت کو ہی عطا ہؤا ہے۔ اور خصوصیت کے ساتھ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند روحانی اور آخری خلیفہ محمدی مسیح موعود علیہ السلام کو اس کا وافر اور پورا حصہ ملا ہے۔ جس کے طفیل جماعت احمدیہ بھی اس نعمت سے بہمہ نوع مستفید ہو رہی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

یہ جو کچھ سن چکے ہو اب تلک تمہید مطلب تھی
ابھی ہے کھول کر کہنے کو اصل مدعا باقی

معزز ناظرین! کیا آپ کا پریس ایسی نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ جیسی کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شایان شان ہے۔ کیا اغیار کے پریس کی طاقت اور غیر مسلم پریس کی قوت کے مقابلہ میں احمدی پریس کی شوکت قوت بھی قابل ذکر ہے۔ سوچو اور خوب سوچو! وہ قوم جس کا دعویٰ ہے۔ کہ اس نے تمام دنیا کو خدا کے قائم کردہ سلسلہ احمدیہ یعنی حقیقی اسلام کی دعوت دینی ہے۔ اور گھر گھر ہر ایک کان میں یہ الٰہی پیغام پہنچانا ہے۔ **کہ اسلام ہی زندہ مذہب ہے**۔ اس کا پریس ایسا ہی کسمپرسی کی حالت میں ہونا چاہیئے۔ جس کے ذریعہ اس نے ایک ایک انسان کو اپنا بنانا ہے؟

آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ حکومت وقت کے اونچے کانوں تک ایسی قوم کی آواز پہنچتی ہے۔ جس کو پہنچانے والے ہزارہا کی تعداد میں ہوتے ہیں۔ ورنہ ہمارے پریس جیسی دھیمی اور کمزور آواز تو حکومت کے بڑے کانوں تک تو کیا اس کے چھوٹے چھوٹے کانوں تک بھی نہیں جاتی۔ اسی لئے تو حکومت ہر سال ہر ایک قوم کے پریس کی طاقت کا جائزہ لیتی رہتی ہے۔ ہر سال حکومت کے نمائندے خود آکر اخبار کی اشاعت کی تعداد چھاپنے والوں سے۔ ڈاکخانہ والوں سے۔ مالکان و ایڈیٹران و منیجران اخبارات سے تحقیق کر کے لے جاتے ہیں۔ پھر محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی سے ہر سال ہر اخبار کی تعداد اشاعت کے متعلق فارم آتے ہیں۔ کہ لوکل خریداری کتنی ہے۔ بازار میں کس قدر فروخت ہوتا ہے۔ ایجنسیوں کے ذریعے کتنا اخبار جاتا ہے۔ اور ڈاک میں کتنا پوسٹ ہوتا ہے۔ اس سے حکومت وقت ہر سال معلوم کرتی رہتی ہے۔ کہ اس قوم کے اخبارات کی اشاعت بڑھ رہی ہے۔ یا کم ہو رہی ہے۔ اس پر وہ ہر قوم کے پریس کی طاقت اور قوم کے علمی مذاق اخبار بینی کا اندازہ کر کے اسکو وہی درجہ دیتی ہے۔ جس درجہ کے لائق کسی اخبار کی تعداد اشاعت ہوتی ہے۔

اب اگر آپ کو یہ علم ہو جائے۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اخبارات کی تعداد اشاعت کس قدر ہے۔ تو آپ مارے شرم کے گردن نیچے جھکالیں گے۔ یوں کہنے کو تو ہماری جماعت کے اخبار بہت سے ہیں۔ مگر اشاعت ہر ایک کی ناقابل ذکر ہے۔ مرکز سے اس وقت پانچ اخبار اور رسالے نکلتے ہیں۔

(۱) روزانہ **الفضل**۔ جس کی اشاعت معہ خطبہ نمبر ڈیڑھ ہزار سے زیادہ نہیں۔ اس کا چندہ سالانہ پندرہ روپیہ ہے۔ اور خطبہ نمبر کا ڈھائی روپیہ۔ خطبہ نمبر کے خریداروں کو الفضل کا وہی پرچہ بھیجا جاتا ہے جس میں خطبہ شائع ہوتا ہے۔ اگر خطبہ ہفتہ وار شائع نہ ہو تو پھر تعداد اور بھی کم رہتی ہے۔

(۲) **فاروق ہفتہ وار**۔ جو تحریک جدید کا اخبار ہے۔ اسکی اشاعت اس وقت بارہ سو ہے۔ اور چندہ سالانہ صرف ڈھائی روپیہ۔ اس میں خطبہ جمعہ بھی باقاعدہ شائع ہوتا ہے۔

(۳) **اخبار نور**۔ پندرہ روزہ پرچہ ہے۔ جس کا مشن سکھوں میں تبلیغ کرنا ہے۔ اسکی تعداد اشاعت نہایت ہی قلیل ہے۔ اور چندہ سالانہ صرف ڈیڑھ روپیہ ہے۔

(۴) **الحکم ہفتہ وار**۔ بوجہ خریداران کی بے پروائی اور بقایا داران کی نادہندگی کے کبھی بند ہو جاتا ہے۔ کبھی پھر ہمت کر کے مالکان اخبار اسکو نکالتے ہیں۔ پھر مشکلات سے اس کا گذر جانا محال ہو جاتا ہے۔ اس کا سالانہ چندہ عام پانچ روپے ہے یا کم و بیش۔ کیونکہ آج کل وہ بند ہے۔ اب پھر عرفانی صاحب نے عزم کیا ہے۔ کہ اسکو جاری کریں۔ خدا کرے۔ وہ چل نکلے۔ چنانچہ ایک پرچہ نکل آیا ہے۔

(۵) **رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو** ماہوار ہے جس کا چندہ سالانہ تین روپیہ اور اشاعت ایکہزار کے قریب ہے۔ اور انگریزی رسالہ کی اشاعت بہت ہی کم ہے۔ ان تمام مرکزی اخباروں اور رسالوں کی مجموعی تعداد اشاعت ایک آریہ ہفتہ وار اخبار "پرکاشش" اور آریہ گزٹ اور روزانہ پرتاب یا ملاپ میں سے کسی ایک کے برابر بھی نہیں۔ سے

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

پھر بھلا احمدی پریس کس گنتی میں آسکتا ہے۔ ذرا جواب تو دو!

سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ نے اخبار فاروق کے متعلق گذشتہ سال مجھے شرف باریابی بخشا۔ جس میں فاروق کے اجراء کے لئے حضور نے مفید مشورے اور ہدایات بخشیں۔ اسی دوران میں فرمایا۔ کہ میں نے بہت غور کیا ہے۔ اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ ہمارے دو اخبار ایک روزانہ اور ایک ہفتہ وار اچھی طرح چل سکتے ہیں۔ بشرطیکہ میری ہدایات پر عمل پیرا ہوں۔ الحمد للہ کہ فاروق نے حتی المقدور حضور کی ہدایات اور مشوروں پر جہانتک ممکن ہوسکا۔ اپنے علم و فہم کے مطابق عمل کیا۔ اور اس کا نتیجہ بہتر اور مفید پایا۔ کہ فاروق جو ڈھائی سو کی تعداد نکلا کرتا ہے۔ حضور کی زیر سرپرستی اب بارہ سو نکلتا ہے۔ اس پر جس قدر بھی شکر یہ کروں۔ تھوڑا ہے۔ چنانچہ جلسہ سالانہ ۲۷ دسمبر ۳۸ء کو حضور نے فاروق کے متعلق تمام جماعت کو مخاطب فرما کر ارشاد فرمایا۔ کہ "**فاروق**"۔ اب ایک نئے نظام کے ماتحت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ اور یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ اس میں باقاعدہ میرا خطبہ جمعہ شائع ہوا کرے۔ تاکہ وہ دوست جو "الفضل" خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ وہ "فاروق" خرید کر سلسلہ کی تمام اہم خبروں اور خطبات وغیرہ سے آگاہ ہوتے رہیں۔ پہلے اسکی قیمت پانچ روپیہ سالانہ تھی۔ مگر اب تین روپے کردی گئی ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ ایک پرچہ ایک آنہ سے بھی کم میں مل سکتا ہے۔ کیونکہ سال کے باون ۵۲ ہفتے ہوتے ہیں۔ اور اگر باون ۵۲ پرچے سال میں شائع ہوں۔ تو فی پرچہ ایک آنہ سے بھی کم میں پڑتا ہے۔ لیکن اگر بالفرض سال میں اڑتالیس ۴۸ پرچے ہی شائع ہوں۔ تب بھی ایک پرچہ ایک آنہ میں پڑجاتا ہے۔ یہ کوئی زیادہ قیمت نہیں۔ پس ایک آنہ میں دوستوں کو ہر ہفتے علاوہ دیگر مضامین اور خبروں کے

میرا خطبہ جمعہ

بھی اخبار فاروق کے ذریعہ مل جائے گا۔ جس کا پڑھنا جماعت کے ہر فرد کے لئے ضروری ہے۔ پس وہ دوست جو اخبار "الفضل" کو خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ وہ "فاروق" لے لیں۔ انہیں نہایت معمولی قیمت میں سلسلہ کی تمام خبروں سے اس کے ذریعہ واقفیت ہوتی رہے گی۔

"فاروق" چونکہ تحریک جدید کے بہت سے کاموں کے ساتھ تعاون کر رہا ہے۔ اس لئے میں یہ سوچ رہا ہوں۔ کہ کوشش کی جائے۔ کہ یہ اخبار اور زیادہ سستا ہو جائے۔ اور اس کے صفحات بڑھ جائیں۔ علاوہ ازیں اس کے اندر بعض اور ایسی باتیں پیدا کی جائیں۔ جو

تحریک جدید

کے لئے مفید ہوں۔ تاکہ جماعت کو ایک سستا اخبار مل جائے۔ اور وہ کثرت کے ساتھ ہماری جماعت میں پھیل کر تحریک جدید کے اغراض اور مقاصد کی اشاعت کر سکے۔ میں انشاء اللہ تعالے اس بارے میں اپنی کوششوں کو جاری رکھوں گا۔ گذشتہ ایام میں میرے دل میں یہ تحریک اٹھی تھی۔ کہ تحریک جدید کا

ایک پندرہ روزہ بلیٹن

شائع ہوا کرے۔ مگر پھر مجھے خیال آیا۔ کہ ابھی تحریک جدید کے فنڈ پر یہ بوجھ ڈالنا مناسب نہیں۔ اور میں نے سوچا۔ کہ جب "فاروق" اس سلسلہ میں مفید کام کر رہا ہے۔ تو کیوں نہ اسکی کچھ اصلاح کردی جائے۔ اس کے صفحات بڑھا دئے جائیں۔ اور اس کی قیمت بھی کم کردی جائے۔ تاکہ ایک طرف تحریک جدید کے بلیٹن کے طور پر وہ کام آسکے۔ اور دوسری طرف جماعت میں بھی زیادہ کثرت کے ساتھ پھیل سکے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اگر "فاروق" کے بیس پچیس صفحات ہو جائیں (اشاعت بڑھ جانے پر انشاء اللہ صفحات بھی بڑھا دیئے جاویں گے۔ ایڈیٹر) اور اسکی قیمت **اڑھائی روپے سالانہ** ہو جائے۔ تو اسکی اشاعت بہت زیادہ ہو سکتی ہے۔ اور اشاعت کے بڑھنے سے اس کا خرچ بھی نکل سکتا ہے۔ پس دوستوں کو اخبار "فاروق" کی خریداری کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ یہ اخبار جماعت میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں پھیل جائے"۔ (تقریر ۲۷ دسمبر ۱۹۳۸ء)

حضور کے ارشاد کے مطابق خاکسار ایڈیٹر فاروق نے باوجود مالی کمزوری کے فاروق کا چندہ ڈھائی روپیہ سالانہ ہی کر دیا۔ تاکہ اسکی اشاعت حسب منشا حضور جماعت میں کثرت کے ساتھ ہو جائے۔ اس کے بعد دوسرے سال سالانہ جلسہ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۹ء کو ۳۰ ہزار کے مجمع میں حضور نے اخبارات سلسلہ پر تبصرہ فرماتے ہوئے فاروق کے متعلق جماعت کو مندرجہ ذیل تحریک فرمائی۔ کہ

"**فاروق**" نے اس سال پہلے سے بہت زیادہ **ترقی** کی ہے۔ اس میں علاوہ اور مضامین کے تحریک جدید کے ان مجاہدین کی رپورٹیں بھی چھپتی رہتی ہیں۔ جو بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا کام کر رہے ہیں۔ اور میں نے دیکھا ہے۔ ان رپورٹوں میں سے بعض **بہت مفید اور دلچسپ** ہوتی ہیں۔ اور بعض دفعہ تو اُن میں **ایسے اعلےٰ درجہ کے معلومات** ہوتے ہیں۔ جو جغرافیائی اور تاریخی واقفیت کو بہت بڑھانے والے ہوتے ہیں۔ اسی طرح فاروق میں **میرا خطبہ** بھی شائع ہوتا ہے۔ مگر باوجود ان تمام **خوبیوں** کے اسکی قیمت صرف **اڑھائی روپیہ سالانہ** ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ اڑھائی روپیہ میں اس قسم کے اخبار کا لوگوں کو میسر آجانا **غنیمت** ہے۔

اور میر صاحب موجودہ زمانہ میں اتنا سستا اخبار لوگوں کو دے کر ذاتی طور پر **بہت بڑی قربانی** کر رہے ہیں۔ بلکہ درحقیقت وہ اس قلیل چندہ پر اخبار کو مستقل طور پر جاری ہی نہیں رکھ سکتے تھے۔ اگر تحریک جدید کے فنڈ سے ان کو مدد نہ دی جاتی۔ میں نے بہت سے معززین کے نام تحریک جدید کے فنڈ سے اخبار فاروق مفت جاری کروا دیا۔ اور اس طرح ان کی مدد ہو گئی۔ لیکن بہرحال اب بھی اس بات کی شدید ضرورت ہے۔ کہ **دوست اس کی خریداری کو بڑھائیں**۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ کسی اخبار کی خریداری تو نہ بڑھے اور توقع یہ رکھی جائے۔ کہ وہ اخبار عمدگی اور شان کے ساتھ چل سکے۔ آخر اخبار کو چلانے والے ہوا کھا کر گذارہ نہیں کیا کرتے۔ بلکہ ان کے گذارہ کا انحصار اخبار کی آمد پر ہوتا ہے۔ اور اخبار کی آمد خریداری کا حلقہ وسیع ہونے سے بڑھتی ہے۔ اس کے بغیر نہیں۔ اگر فاروق کے **دو اڑھائی ہزار خریدار** ہو جائیں۔ تو میر صاحب کو پچاس ساٹھ روپیہ ماہوار کی بچت ہو سکتی ہے۔ ورنہ موجودہ حالت میں تو ان کا کام ایک شغل کا رنگ رکھتا ہے۔ اور یہ شغل ایسا ہی ہے۔ جیسے خارش والے کو خارش ہوتی ہے۔ تو وہ کھجلانے لگ جاتا ہے۔ میر صاحب نے بھی ساری عمر چونکہ اخبار کا کام کیا ہے۔ اس لئے اب بھی **ہم ان سے اخبار کا کام** لے رہے ہیں۔ لیکن موجودہ حالت میں ان کے گذارہ کی کوئی صورت نہیں۔ اور یہ بات **انصاف کے بالکل خلاف ہے**۔ کہ ہم ایک شخص سے کام تو لیں۔ مگر اس کے گذارہ کا کوئی انتظام نہ کریں **پس میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اخبار فاروق کے خریدار بنیں**۔ اڑھائی روپیہ سالانہ چندہ میں انہیں میرا خطبہ بھی مل جائے گا۔ اور خطبہ کے علاوہ اور بہت سے مضامین اور رپورٹوں سے بھی وہ فائدہ اٹھا سکیں گے۔ اور جب محض اڑھائی روپیہ سالانہ چندہ میں وہ خطبہ بھی لے سکتے ہیں۔ اور دوسرے مضامین وغیرہ سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ **تو اس قدر سستا اخبار ہوتے ہوئے میرے نزدیک اسکی خریداری سے وہی شخص غفلت برت سکتا ہے۔ جسے علم سے ذرا بھی مس نہ ہو۔ کوئی دوسرا شخص اس قسم کی غفلت نہیں کر سکتا**"۔ (ارشاد حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

معزز برادران حضور پرنور ایدہ اللہ بنصرہٖ کی مندرجہ صدر ہر دو تقریریں جن کانوں نے سنی تھیں ان کے دل پر وہ نقش ہوں گی۔ وہ بھول نہیں گئے ہوں گے۔ سال رواں ۱۹۴۰ء سے **فاروق کو تحریک جدید** کا اخبار قرار دے کر اسکی پیشانی پر لکھ دیا۔ کہ "تحریک جدید کا اخبار" اب فاروق میرا پرچہ نہیں۔ بلکہ تحریک جدید کا بلیٹن ہے۔ جس کی خریداری ہر اس احمدی پر جو کہ خدا کی "پانچہزاری فوج" کا سپاہی ہے۔ بطور حق کے واجب ہے۔ اور میں نہایت ادب سے مگر پورے زور سے ان تمام احباب کو جو کہ "پانچہزار سپاہیوں" میں خدا کی رضا کے لئے شامل ہیں۔ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ ڈھائی روپیہ سالانہ کی مزید قربانی کرکے ہر ایک الہٰی فوج کا سپاہی بغیر کسی استثناء کے فاروق کا خریدار بن جائے۔ اور خدا سے مزید ثواب حاصل کرے۔ اگر قوم کے باہمت احباب عموماً اور پانچہزار سپاہی خصوصاً فاروق کی اشاعت کو بڑھانے کے لئے آگے قدم بڑھائیں۔ تو ایک مہینے کے اندر فاروق حکومت وقت کی توجہ کو اپنی طرف کھینچنے والا بن سکتا ہے۔ اور اسکی اشاعت پانچہزار ایک ماہ کے اندر اندر ہو سکتی ہے۔ پھر یہ سیاسی لحاظ سے بھی کسی شمار میں آسکتا ہے۔ بس

اٹھو ہمت کر و باندھو کمر ہشیار ہو جاؤ

دیکھو! ڈھائی روپیہ سالانہ اتنی قلیل اور حقیر رقم ہے۔ کہ جس کو ہر ایک حیثیت کا احمدی ادا کر سکتا ہے۔ اور دوسرے بھائی سے اخبار لیکر پڑھ لینا یہ کوئی خوبی کی بات نہیں۔ بلکہ اخلاق کے خلاف ہے۔ ایسے لوگوں کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے "مفت خورے" بتایا ہے۔ پس اس بُرے طریق کو چھوڑ دو۔ اور خود ہمت کرکے اخبار خریدو۔ اور کوئی احمدی جو اخبار پڑھ سکتا ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ کم سے کم سلسلہ کا کوئی اخبار نہ خریدے۔ اور فاروق سے سستا اور فاروق جیسا دوسرا اخبار جسمیں خطبہ جمعہ بھی ہوتا ہے۔ آپ کو ڈھائی روپیہ سالانہ میں مہنگا نہیں۔ اگر کسی موقعہ پر حضور سفر میں تشریف لے جائیں۔ یا علالت طبع کی وجہ سے خطبہ نہ فرمائیں۔ تب بھی فاروق آپ کو ہفتہ وار مل جایا کرے گا۔ جس میں نہایت مفید مضامین اور دلچسپ واقعات اور سلسلہ کے اعلانات اور مرکز کے حالات اور تحریک جدید کے مجاہدین کے کارنامہ جات پڑھنے میں آتے رہیں گے۔ اور جو دوست بیمشت ڈھائی روپیہ سالانہ چندہ ادا نہیں کر سکتے۔ وہ دو قسطوں میں چندہ ادا کر سکتے ہیں۔

آپ کو خوب معلوم ہوگا۔ کہ اس خوفناک عالمگیر جنگ کی وجہ سے ہر چیز گراں ہو رہی ہے۔ خصوصاً کاغذ جس پر اخبار چھاپا جاتا ہے۔ اسکی قیمت جنگ سے پہلے کی نسبت دُگنی سے زیادہ ہوگئی ہے۔ اور پھر بھی وہ اگر بروقت نہ خرید لیا جائے۔ تو ہر وقت مل نہیں سکتا۔ اور پیشگی قیمت ادا کرنے پر بھی بمشکل کاغذ ہاتھ آتا ہے۔ اسی طرح چھپائی کے اخراجات بھی بڑھ گئے ہیں۔ مگر بایں ہمہ فاروق نے نہ کاغذ سستا لگایا۔ نہ اس کے صفحات کم کئے۔ نہ چندہ ہی بڑھایا۔ اسی ڈھائی روپیہ سالانہ میں جیسا کہ جنگ سے پہلے خریداروں کو دیا جاتا تھا۔ جنگ کے بعد بھی ڈھائی روپیہ میں ہی دیا جا رہا ہے۔ اس سے زیادہ اور کونسی گنجائش ہو سکتی ہے۔ کہ فاروق

کا چندہ اس سے بھی کم کر دیا جائے۔

ہاں میں خدا کی ذات سے یہ توقع رکھتا ہوں۔ کہ اگر آپ فاروق کے پانچہزار خریدار بنا دیں۔ تو میں انشاء اللہ تعالیٰ جس طرح بھی ممکن ہوگا اس کے صفحات بڑھا کر اور زیادہ دلچسپ اور مفید بنانے کی کوشش کروں گا۔ نیز اگر تاجران جماعت اپنے اشتہارات بھی فاروق میں طبع کرائیں۔ تو ان کو بھی نفع ہوگا۔ اور فاروق کی بھی امداد ہو جائیگی۔ دیکھو غیر احمدی اور غیر مسلم اخبارات میں اشتہارات کی کس قدر بھرمار ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ بہت کم چندہ پر اخبار کو فروخت کرتے ہیں۔ کیونکہ اشتہاروں سے ان کو اتنی آمدنی ہو جاتی ہے۔ کہ اخبار ان کو مفت کے برابر پڑ جاتا ہے۔ پس اشتہار دے کر بھی فاروق کی امداد کرو۔

میں نے یہ اپیل اور عرضداشت جلسہ سے قبل اسیلئے شائع کی ہے۔ کہ احباب پورے زور کے ساتھ اور دلی توجہ اور کوشش کے ساتھ فاروق کی اشاعت کو ہزاروں تک پہنچا دیں۔ ابھی چند دنوں کا ذکر ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز عصر کے بعد مجھ سے دریافت فرمایا۔ کہ فاروق کی اشاعت اب کتنی ہے۔ میں نے عرض کیا۔ کہ بارہ سو۔ تو حضور نے تعجب سے فرمایا۔ کہ "اسکی اشاعت تو اس وقت تک پانچہزار ہو جانی چاہیئے تھی" پس خدا کے برگزیدہ نے جو فرمایا ہے۔ انشاء اللہ وہ پورا ہو کر رہیگا۔ اور فاروق کی اشاعت ضرور بالضرور پانچہزار ہو جائیگی۔ اگر "الٰہی فوج پانچہزار سپاہی" اس طرف توجہ کریں۔ تو امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہٖ کے زبان مبارک سے نکلی ہوئی تعداد بہت ہی جلد پوری ہو سکتی ہے۔ اب میں اس دعا پر اپنی گذارش کو ختم کرتا ہوں۔ کہ اے رب السمٰوات والارض تو ہی قوم کے دل میں اس کا احساس پیدا کر۔ کہ وہ اپنے پریس کو مضبوط کرنے کی طرف توجہ کرے۔ آمین۔

حضرت محمد مصطفٰی احمد مجتبیٰ صلعم کا ظہور عرب میں کیوں ہوا؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک غیر احمدی صاحب جن کا نام محمد فضل حق ہے۔ انہوں نے یہ مضمون ارقام فرمایا ہے۔ جس کو ناظرین فاروق کی دلچسپی کے لئے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

کارکنانِ قضا و قدر اور ہر جن و بشر اس لابدی حقیقت پر شاہد ہیں۔ کہ کارخانہ ایزدی میں انواع و اقسام کے تغیرات ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ اور ہوتے رہیں گے۔ قومیں اپنی قوت اور اخلاص کے آسرے شہرۂ آفاق ہوتی ہیں۔ اور انہی کے ناخلف افراد اپنے آبائی اور عملی جذبات کو کھو کر ضلالت کی کجروی اختیار کر لیتے ہیں۔ ان ناعاقبت فہم اور ناعاقبت اندیش گروہوں کے لئے ان کے خالق حقیقی نے ان کو اپنی اس غلطی پر متنبہ کرنے کے لئے قسم قسم کے نظائر پیش کئے۔ اور مختلف قاصد بھیج کر سمجھایا گیا۔ کہ یہ ایک کھلم کھلا بغاوت اور احسان فراموشی ہے۔ اس سے باز آ جاؤ۔ ورنہ جس قوت کے دستِ قدرت میں تمہاری باگ ڈور ہے۔ اس کے بجا غصے کے مرجع بنوگے۔ چنانچہ نبی عربی فداہ امی و ابی کو یہ امامت کا قوی حکم تفویض کر کے سرزمین عرب میں نزول جلالی کا حکم صادر فرمایا۔ چونکہ مشیت ایزدی کا تقاضا تھا۔ کہ ایک ایسا کلی قانون بنایا جائے۔ جس کے ماتحت ہر قوم کی فلاح و بہبودیٔ دنیا و آخرت کا دارو مدار ہو۔ قدرت کو پسند ہوا۔ کہ اپنی خلافت کے انوار و تجلیات جو وقتاً فوقتاً اپنے نائبوں کو علیٰ قدر مراتب عطا ہوتے چلے آئے ہیں۔ وہ تمام و کمال اس آخر الزماں نبی کو عنایت فرما کر نظام کائنات کی تکمیل کی جائے۔ تو اس انعام اعلیٰ کو اس ہستی کے سپرد فرما کر اس قوم میں مبعوث فرمایا۔ کہ دنیا ان کی لبیک پر مجبور ہو جائے۔ اور کائنات کے ہر ذرے حیوانات و نباتات ان کی مدح و تعریف کے راگ الاپیں۔ مشرق سے مغرب تک شمال اور جنوب کے درمیان توحید کے فرحت آمیز نغمے گائے جائیں۔ نواسنجانِ لبتانسرائے اہلِ عالم مسرت آمیز ترانے گائیں۔ تو اس اپنی محفوظ شے کو اس قوم کے سامنے پیش کیا۔ جو کہ باوجود قسم قسم کے ناگفتہ بہ عیوب اور نقائص سے مبتلا ہونے کے علو ہمتی یک سوئی اور فراخ حوصلگی میں آگے آگے تھے۔ ایفائے وعدہ اور مہمان نوازی کا طریقہ اپنا روبہ سمجھتے تھے۔ بہادری اور شجاعت میں اپنی نظیر آپ تھے۔ فصاحت اور بلاغت کے زیور سے آراستہ ہو کر دنیا سے اہل زبان کا لقب حاصل کیا۔ انواع و اقسام کے قصائد اور مختلف غزلیں اس خوبی سے بیان کرتے تھے۔ کہ تعریف اور مدح سرائی پر مجبور ہو جاتی تھی۔ دلیری اور جرأت کا یہ عالم تھا۔ کہ ایک معمولی سی بات پر اگر کسی وجہ سے کشیدگی ہو گئی۔ تو صفحۂ زمین جنگ کی ہیبت ناک اور شعلہ بار آگ سے سرخ ہو گیا۔ اور مدتوں تک یعنی کئی پشتوں تک تلوار کی دھاریں رفیقوں کی گردنوں کو گاجر مولی کی طرح سمجھ کر کاٹتی رہیں۔ عرصہ بعید تک اپنی عزیز جانیں اسی مردانگی کی نذر کر دی جاتی تھیں۔ لیکن یہی قوم اگر مہمان نوازی کے متین طریقے پر آئی۔ تو دوست دشمن کی بھی پروانہ کرتے ہوئے اپنے گھر کی تھوڑی یا بہت عزیز پونجی کو بے دریغ خرچ کر ڈالا کرتی تھی۔ ایفائے وعدہ میں اگر پیاری جان کے چلے جانے کا اندیشہ بھی ہوتا۔ تو وعدہ کے پورا کرنے میں اسکو اپنی طرف سے خرچ کر دیتے تھے۔ امرئ القیس عرب کا ایک مشہور شاعر گذرا ہے۔ اس نے عرب کے اپنے ایک حلیف قبیلہ کی مذمت کی تھی۔ اتفاقاً وہی شاعر اس قبیلہ مذمومہ کے دو آدمیوں کے ہاتھ لگ گیا۔ ایسے آدمی کا اکیلے پا لینا اور اس کے ساتھ جو سلوک کرنا ہے۔ وہ عرب کی جنگجو قوم کی فطرت سے ظاہر ہے۔ ناچار شکار اجل کر دینے پر ٹھن گئی۔ مقتول نے عرض کیا۔ کہ میرا ایک پیغام میری لڑکیوں کو پہنچا دینا۔ چنانچہ ظاہر ہے۔ کہ مقتول کے وارثوں کو قاتل کا جا کر پیغام دینا آگ میں جانا ہے۔ لیکن انہوں نے بے دریغ پیغام دینے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ امرئ القیس نے کہا۔ کہ جا کر میری بیٹیوں کو کہنا۔ کہ ؎ یا بنتا امرئ القیس ان ابا کما ۔ اور بس ۔ انہوں نے قتل کرنے کے بعد جا کر یہی پیغام دے دیا۔ شاعری اور فصاحت سے لبریز طبیعت فوراً سمجھ گئی۔ کہ ؎

قد قُتِل وقاتلہ لدا کما

تو خیر۔ یہ ایک فروعی خیالات ہیں۔ مشیت ایزدی یہ چاہتی تھی۔ کہ اسی قوم کی مختلف اور طاقت کی وسیع آواز کو دنیا بسرو چشم مانے گی۔ یہی ایک چیز تھی۔ جس نے ان تمام نقائص کے باوجود دشت و بیابان کے مکینوں کو اطراف عالم کا پیشوا اور استاد بنا دیا تھا۔ قانونِ قدرت کا تقاضا ہے۔ اور یہ ایک بیّن ثبوت ہے۔ کہ جب ایک چیز کا اصل خراب ہو جائے۔ تو اسکی فرع کی خرابی کسی وضاحت کی محتاج نہیں۔ اقوام خطۂ عرب کی درستی اور اتنی تنومند اور جابر قوم کی اصلاح کا یہ تقاضا تھا۔ کہ اس کے فروعات خود بخود اپنے مرکز کی طرف لوٹ کر سیدھے جائیں۔ مندرجہ بالا عبارات سے اہل عرب کی جو عبرت نما تعریف ظاہر ہوتی ہے۔ انکی تمام عادات خبیثہ اور افعال ذمیمہ کی شہرت اور ناز یبا خطرت کی گھنگھور گھٹاؤں میں روپوش تھی۔ ان کی تمام صفحۂ زمین پر پھیل جانے والی قدرت اور مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک روشن کر دینے والی بجلی اپنی ناگفتہ بہ خصائل کی اندھیری کوٹھڑی میں مفقود تھی۔ جس کا اجالا کر دینا ہی تھی۔ کہ دنیا روشن ہو جائے۔ ایسی قوم کی تدبیر جو زناکاری کو اپنا فخر سمجھتی تھی۔ اور سر بازار ان کو اپنا سمجھکر برملا اظہار کرتی تھی۔ کوئی آسان کام نہیں تھا۔ جب کبھی کسی قوم پر لڑائی کا موقع پہنچتا تھا۔ تو فتح کی حالت میں مفتوح قوم کی عورتوں سے بدکاری اور پردہ دری کو اپنا اعلےٰ درجے کا سامان عیش سمجھا جاتا تھا۔ شراب خوری جو عرب کی گھٹی تھی۔ مہمان نوازی کا ہی ایک بہترین اور قابل فخر اصول سمجھا جاتا تھا۔ ملک کے نامور رہنما اور مشہور مبلغ اس امر پر مجبور ہوتے تھے۔ کہ ہر ایک قسم کے عیوب اور نقائص قوم کے سامنے پیش رکھنے سے باز رہیں۔ رہزنی اور قزاقی زندگی کا ایک بہترین مشغلہ سمجھا جاتا تھا۔ بت پرستی اور شرک کا یہ عالم تھا۔ کہ خانہ کعبہ جیسی متبرک اور پاک خدائی عمارت ان بڑے سے بڑے بتوں کا مسکن اور عبادت گاہ تھی۔ ہر ایک فریق کے علیحدہ علیحدہ معبود اور ہر قوم کے جدا صنم اس تحریک میں نمایاں حیثیت رکھتے تھے۔ اور نرالی شان سے دیگر اقوام سے امتیاز حاصل کرتے تھے۔ چوری ہر ایک قوم کا ایک مستند شیوہ سمجھا جاتا تھا۔ دنیائے عرب کے مشہور قبائل چوری اور قزاقی ضروریات زندگی سمجھ کر بے دریغ استعمال کرتے تھے۔ چونکہ یہ عرب کے اسلام لے آنے سے پہلے اظہر من الشمس افعال تھے۔ اسلیئے ان کے حوالہ جات اور تاریخی یاد دہانی کی طرف کوشش نہیں کی گئی۔ ہر فرد بشر پر فطرتِ عرب قبل از اسلام عیاں ہونے سے چنداں تاریخی پیروی نہیں کی گئی۔ اتنی شدید ترین قوم اور اس قدر مسلّمہ طاقت کے سامنے دفعتہً ان کے نقائص پیش کر دینا اور اس زندگی کے بہترین مشغلے کو بالکل بدلکر ان کے تمام افعال کو مذموم قرار دینا ایسی کڑی اور کرخت قوم کے سامنے ایک سیاسی جرم اور قانونی غلطی تھی۔ ایسی حالت میں جبکہ ہر اس طریقے کو جو دنیا کی فلاح و بہبودی کا زینہ اور کمال کا پیرایہ تھا۔ خلافِ تہذیب دیرینہ اور معاملاتِ دینی میں گناہ سمجھا جاتا تھا۔ قبائل اور برادری سے صلہ رحمی کو عشق و محبت کے شطرنج پر بازی ہار دینے کا بڑا شگون مانا جاتا تھا۔ ایسی تاریک دنیا اور اس قدر راہِ راست سے دور افتادہ قوم کو اصل مقصد اور صحیح راہ کی طرف راغب کر کے ترقی کے اعلیٰ زینے پر لا کھڑا کرنا کوئی معمولی ذمہ واری نہیں تھی۔ اور اس ظلمت کی مضبوط کڑی کو توڑ کر ایک روشن قندیل تیار کرنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آسان کام نہیں تھا۔ قدرت چاہتی تھی۔ کہ صرف اسی قوم کی اصلاح آفاق عالم کی عقدہ کشائی کا ایک کھلا ذریعہ ہے۔ ایسی درشت مزاج اور تند خو فطرت کی اصلاح دنیا کی تمام دینی کامیابی کا راز سمجھا گیا۔ قدرت کو منظور ہوا۔ کہ اس مشکل ترین مرحلے کو انہی کے ایک برگزیدہ ہستی کے فرد پر طے کرنے کے لئے پیش کیا جاوے کیونکہ جس طرح پہلے مذکور ہوا۔ اتنے ناپاک ضمیر کے انسانوں کو ان کی تاریکی پر آگاہ کرنے کے لئے اگر ان میں سے کوئی زبردست طاقت نہ اٹھائے۔ تو دوسری کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ چنانچہ عرب کے مشہور ترین قبیلہ قریش کے ایک فرد پر اس امر کی تفویض فرما کر اس کٹھن وادی کا ساربان مقرر فرمایا گیا۔ قریش ممتاز قوم کے اس یتیم بچے کو کامیابی کی خوشخبری سے حوصلہ افزائی فرما کر سر پر توحید کا سہرا باندھ کر اتنی بڑی قوت کے سامنے کھڑا کر دیا۔ فتح و نصرت کے صیقل شدہ کو بہترین کامیابی کا حربہ سمجھا گیا۔ بس پھر کیا تھا۔ ہر بڑی سے بڑی مجموعی طاقت اس نصرت خدا کی شامل حال نرالی قوت سے ٹکرا ٹکرا کر ملیامیٹ ہوتی چلی گئی۔ کفر کی ظلمت کے سیاہ بادل اس مضبوط چٹان سے دوچار ہو کر پھٹ گئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جس ذمہ داری کی مضبوط لاٹھی کو ہاتھ میں لیا تھا۔ مشکل سے مشکل مقابلے پر اپنے اور بیگانے مخالف پر یکساں استعمال کیا۔ دنیا کے سامنے توحید کے اس روشن چراغ کو پیش کرنے میں وہ مصائب دیکھے۔ کہ منصفان اہل عالم انگشت بدنداں رہ گئے۔ عزیز رشتہ داروں اور متعقد سربرستوں کی خوفناک رکاوٹوں نے اپنی آخری قوت کا مقابلہ کر کے ثابت کر دیا۔ کہ یہ ازلی روشنی ختم ہونے والی نہیں۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی رسالت کے احکام پیش کرنے میں اعزہ و اقارب سے جدا ہو کر ان کی تمام تکلیفوں کو سہہ کر وطن کو خیرباد کہہ کر قتل کرنے کی تمام دھمکیاں اٹھا کر یہ ثابت کر دیا۔ کہ اپنے فرض منصبی میں غفلت نہیں برتی گئی۔ بلکہ توحید کی ہر مخالف آواز کے مقابلے میں اپنے اور بیگانے کی تمیز نہیں کی گئی۔ اتنی پر زور اور اسی قدر قدیر دعوت پر دنیا کب تک لیت و لعل کرتی۔ آخر ہر مخالف موافق ہوا۔ اور اس راستبازی کی ہر رکاوٹ دور ہو گئی۔ جب کبھی بھی اس حقیقی پیغامبر نے کسی امر اور نہی کے لئے اشارہ فرمایا ہے۔ بے ساختہ دنیا سر اور آنکھوں پر اٹھانے کے لئے تیار ہو گئی۔ شراب۔ جوا۔ زنا۔ چوری۔ رہزنی اور قزاقی غرض مذکورہ بالا ہر ایک عیوب کو ایک معمولی سے اشارے پر دنیا کے سینوں سے ہمیشہ کے لئے نکال پھینکا۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے مالک حقیقی کے سامنے اپنی قوم کو جملہ نقائص سے مبرا کر کے اپنے اخلاص کا ثبوت پیش کر دیا۔ تو اس مخلص قوم کی طاقت کو کوئی دنیا کی قوم جو پہلے سے ہی جبری فطرت کے انسانوں کی قوت سے کم درجے کے تھے۔ کیا تاب لا سکتی تھی۔ آنحضور کے تیار شدہ جانشینوں نے دنیا میں وہ کارنامے کئے۔ کہ اہل اسلام آج تک ان کے ممنون منت ہیں۔ قوانین ایزدی کو اس سلیقے سے دنیا کے گوش گذار کیا۔ کہ عش عش ہونے لگی۔ رہنمایان قوم ان اصولوں پر پابند ہونے کے لئے مجبور ہو گئے۔ آنحضور کی بعثت کا اصلی مقصد عرب کی سرزمین میں ہونا اسی امر کا مقتضی تھا۔ کہ دنیا کی ہر ایک وسیع خطہ کی زمین اس کے زیر سایہ آ کر ممنون احسان اسلام ہو جائے۔ والسلام۔ (محمد فضل حق)

ہوتی ہیں مشکلات حل فضل خدا کے ساتھ ساتھ

(از مکرم ذوالفقار علی خانصاحب گوہر)

لذت عشق بڑھ گئی صدق و وفا کے ساتھ ساتھ
شوق فنا نہ کیوں بڑھے ذوق بقا کے ساتھ ساتھ

جھگڑا ابھی ختم کیجئے الجھا ہوا نہ چھوڑیئے
رشتہ زندگی مرا تیغ جفا کے ساتھ ساتھ

وصل کے شوق و ہجر نے پھونکدیئے ہیں جسم و جاں
دل سے مرے دھواں اٹھا دست دعا کے ساتھ ساتھ

اترے زمیں پر اثر سرعت برق کی طرح
نالوں کا تار بھی رہے آہ رسا کے ساتھ ساتھ

چھیڑنے سے بہار کے غنچے بھی مسکرا دیئے
آتش گل بھڑک اٹھی موج ہوا کے ساتھ ساتھ

گوہرؔ اداس تو ہے کیوں رحمت حق سے یاس کیوں
ہوتی ہیں مشکلات حل فضل خدا کے ساتھ ساتھ

اردو ہندوؤں اور مسلمانوں کی باہمی زبان ہے

(از خان صالح احمدؐ خاں صاحب فاضل)

اردو زبان کو یہ حیثیت حاصل ہے۔ کہ کسی غیر ملک کا آدمی ہندوستان میں آنے اور ہندوستان کے لوگوں سے ملنے جلنے اور ان سے گفتگو کرنے کے لئے جس زبان کو سیکھتا ہے۔ وہ اردو ہے۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ اردو کو مسلمانوں سے کوئی خاص خصوصیت نہیں۔ اسلئے کہ اسکی ترکیب اور اسکی پیدائش میں جتنا دخل عربی یا فارسی کو ہو سکتا ہے ویسا ہی بھاشا اور سنسکرت کو ہے۔ کیونکہ دراصل یہ اس سوسائٹی کی زبان ہے۔ جو ہندو مسلمانوں کے میل جول سے پیدا ہوئی۔ اور سچ پوچھو۔ تو یہ ہندو مسلمانوں کے سابقہ اتحاد اور باہمی ربط و ضبط کی ایک یادگار ہے۔ ان دونوں قوموں کی بے تعصبی اور میل جول کی اگر کوئی زندہ یادگار دنیا میں بتائی جا سکتی ہے۔ تو وہ صرف اردو زبان ہے۔ اور اس سے جیسا تعلق عربی فارسی کو ہے۔ ویسا ہی سنسکرت اور بھاشا کو ہے۔ بلکہ سچ پوچھیئے۔ تو سوائے خاص الفاظ اور لغات کے جو عربی و فارسی سے لئے گئے ہیں۔ عام بندشیں۔ ضمائر و صفات اور تذکیر و تانیث سب بھاشا سے اخذ کئے گئے ہیں۔ ایسی صورت میں اردو شائستہ اور سلجھی ہوئی ملکی زبان ہے۔ اور اس پر جتنا حق مسلمانوں کا ہے۔ ہندوؤں کا بھی ہے۔ جس کا ثبوت اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے۔ کہ جس طرح اس زبان کے مسلمان شعراء اور مصنفین ہوئے ہیں۔ اسی طرح ہندو مصنفین و شعراء بھی ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اس زبان کو خاص مسلمانوں کی زبان کہا جاوے۔ باقی رہی یہ بات کہ اردو زبان کے شعراء و مصنفین کی تعداد مسلمانوں کی زیادہ ہے۔ اس کا اصلی سبب یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو علمی شوق اور لٹریری مذاق اگلے زمانہ میں بہ نسبت برادران وطن کے زیادہ تھا۔ اسلئے ان میں ایسے لوگ زیادہ پیدا ہوئے ہیں۔ بہرتقدیر اردو کے ساتھ ہندو مسلمانوں کے تعلقات یکساں اور ایک ہی قسم کے تھے۔ اور اس پر اپنے حقوق ثابت کرنے اور اسکو اپنا بنانے کا جیسا حق مسلمانوں کو ہے۔ ویسا ہی ہندوؤں کو ہے۔ مگر اس سیاسی زمانہ میں ہمارے ہندو بھائیوں نے محض اسلام دشمنی سے اس زبان کو مسلمانوں کی زبان بتایا۔ اور اس قدیمی خوبی و امن کے اتحاد کو پوری سرگرمی سے توڑنے پر کمر باندھ لی ہندوستان کی پھوٹ مشہور ہے۔ یہ اتحاد کا دشمن ہے۔ اور نہیں چاہتا۔ کہ دوستی اور اتحاد کی کوئی یادگار بھی باقی رہے۔ برادران وطن نے نادانی سے اس بات پر بڑا زور دینا شروع کر دیا۔ کہ اردو حقیقت میں ہماری زبان نہیں۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان دونوں گروہوں کی باہمی عداوت و منافرت سے غریب اردو کشمکش میں پڑ گئی۔ ہندوؤں نے اس مالیخولیا میں مبتلا ہو کر اردو ہماری زبان نہیں۔ ایک نئی زبان پیدا کرنے کی کوشش کی۔ پڑھے لکھے لوگوں کا دستور ہے۔ کہ جس زبان کے لٹریچر کو حاصل کرتے ہیں۔ اس کے اکثر الفاظ اپنی گفتگو میں داخل کر لیتے ہیں۔ جیسے کہ فی الحال انگریزی دانوں کی زبانوں پر کثرت سے انگریزی الفاظ ہوا کرتے ہیں۔ چونکہ بیشتر فارسی تعلیم عام تھی۔ اور پڑھنا لکھنا ہندوستان میں فارسی ہی پڑھنے کا نام تھا۔ اسلئے تمام سند یافتہ لوگوں کا قاعدہ تھا۔ کہ اردو میں روز بروز فارسی اور عربی کے الفاظ زیادہ شامل کرتے جاتے تھے۔ اگرچہ اب فارسی کی تعلیم موقوف ہو جانے سے اردو میں نئے فارسی الفاظ آنے کا سدباب ہو گیا ہے۔ مگر اردو کے دشمنوں کو اس پر اطمینان نہیں ہوا۔ اور بلا لحاظ اس کے کہ زبانوں پر کیا لفظ چڑھے ہوئے ہیں۔ اور بے پڑھے بچوں اور عورتوں تک کی زبانوں پر جاری ہیں۔ یہ طریقہ اختیار کیا۔ کہ اردو میں سے فارسی اور عربی کے مانوس الفاظ سب نکال ڈالے جائیں۔ اور ان کی جگہ بھاشا اور سنسکرت کے ناقابل فہم الفاظ عام ازیں کہ وہ بولے جاتے ہوں یا نہ بولے جاتے ہوں۔ داخل کر دیئے جائیں۔ اس طریقہ سے ایک نئی زبان تصنیف کی گئی۔ اور اس کا نام ہندی قرار دیا گیا۔ جو دراصل نہ کسی ملک کی زبان ہے۔ نہ کسی مذہب کی نہ کسی قوم کی۔ اور نہ کسی گروہ کی۔ مگر زور شور سے دعویٰ کیا جا رہا ہے۔ کہ سارے ہندوستان کی زبان یہی ہے۔

اعلان

مختلف محلہ جات میں قابل فروخت مکانات اور قطعات زمین موجود ہیں۔ ضرورتمند احباب ہم سے خط و کتابت کریں۔

نیز جنرل سروس کمپنی تعمیر عمارات کا کام بھی کرا رہی ہے۔ خواہشمند احباب شرائط منگوا کر فیصلہ فرماویں۔ (مینیجر جنرل سروس کمپنی قادیان)

پیغامی مشن!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمدؐ علی صاحب کی غلط بیانیاں

(۶)

مولوی محمدؐ علی صاحب نے ایک جمعہ کے خطبہ میں منبر پر کھڑے ہو کر جماعت احمدیہ کو۔ قادیان کی بستی کو خلافت اور خلیفۃ المسیح الموعود ایدہ اللہ بنصرہٖ کو بہت گالیاں دی تھیں۔ مولوی صاحب کا یہ خطبہ جمعہ مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۴۲ء کے پیغام صلح میں شائع ہوا تھا۔ گویا جس روز جماعت احمدیہ کو ایک غم اور صدمہ تھا۔ اس وجہ سے کہ خدا کا وہ پیارا جری اللہ نبی اللہ۔ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس روز جماعت سے جدا ہوا تھا۔ جماعت کے دلوں کے زخموں پر یہ خطبہ نمک پاشی کرے اور پیغام صلح کا یہ نمبر خاص جماعت احمدیہ کے لئے ایک تحفہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"قادیانی دوستوں کی خدمت میں ایک پُرخلوص پیشکش"

کیوں نہ ہو۔ مولوی محمدؐ علی صاحب جیسے آدمیوں سے امید بھی یہی ہو سکتی ہے۔ کہ وہ صدمہ یافتہ دلوں کو اور بھی صدمہ پہنچائینگے۔ شاباش مولوی محمدؐ علی صاحب! شاباش!!

خاکسار نے وہ خطبہ پیغام صلح سے نقل کر کے اخبار فاروق مجریہ ۲۸ جون ۱۹۴۲ء صلے پر درج کرا دیا تھا۔ ناظرین نے پڑھ لیا ہوگا۔ خاکسار نے آخر میں وعدہ کیا تھا۔ کہ اس خطبہ پر تنقید اور اعتراضوں کا جواب پھر کسی وقت دیا جائے گا۔ سو آج "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" اسکی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ مولوی محمدؐ علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کو چاہیئے۔ کہ نمبر وار سنتے جائیں۔ اور اگر کوئی جواب میں کمی رہ جائے۔ تو براہ مہربانی خاکسار کو اطلاع دیں۔

اب میں مولوی محمدؐ علی صاحب کے خطبہ کو لیتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"قادیان کے اندر کفر اور شرک کے دو زبردست قلعے"۔

جواب۔ یہ بالکل کذب اور غلط بیانی ہے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی محمدؐ علی صاحب کو کتابیں لکھتے لکھتے دماغ میں بلڈ پریشر ہو گیا ہے۔ تبھی تو بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں۔ اور خدا کے رسول کی تکذیب کر رہے ہیں۔

سنو! قادیان کی بستی "اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے"۔ یہ سچے خدا کا وعدہ ہے۔ کہ قادیان جو "اس کے رسول کا تخت گاہ ہے"۔ ہر بلاء سے کفر و شرک سے محفوظ رکھے گا۔" سچا خدا وہی ہے۔ جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا"۔ "خدا نے فرمایا۔ انہ اٰوی القریۃ لولا الاکرام لھلک المقامُ۔ جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ خدا نے اس شفیع کی عزت ظاہر کرنے کے لئے اس گاؤں قادیان کو طاعون سے محفوظ رکھا۔.... نیز فرمایا کہ اگر مجھ اس احمدؐ کے غلام کی بزرگی اور عزت ظاہر نہ کرنا چاہتا۔ تو آج قادیان میں بھی تباہی ڈال دیتا"۔ (دافع البلاء صنا تا ۱۲ کا خلاصہ)

"ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم اِنّہٗ اٰوی القریۃ۔ یعنی خدا نے یہ ارادہ فرمایا ہے۔ کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دُور نہیں کرے گا۔ جب تک لوگ ان خیالات کو دُور نہ کرلیں۔ جو ان کے دلوں میں ہیں۔ یعنی جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول کو مان لیں۔..... اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ تا تم سمجھو۔ کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی۔ کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا"۔ اس عبارت پر حضور حاشیہ لکھتے ہیں:۔ "اٰوی عربی لفظ ہے۔ جس کے معنے ہیں تباہی اور انتشار سے بچانا۔ اور اپنی پناہ میں لے لینا۔........ پس اس کلام الٰہی میں یہ وعدہ ہے کہ یہ حالت (یعنی طاعون جارف کی حالت۔ ناقل) کبھی قادیان پر وارد نہیں ہوگی۔ اسی کی تشریح یہ دوسرا الہام کرتا ہے۔ کہ لولا الاکرام لھلک المقام۔ یعنی اگر مجھے اس سلسلہ کی عزت ملحوظ نہ ہوتی۔ تو میں قادیان کو بھی ہلاک کر دیتا۔ اس الہام سے دو باتیں سمجھی جاتی ہیں۔ (۱) یہ کہ کچھ حرج نہیں۔ کہ انسانی برداشت کی حد تک کبھی قادیان میں بھی کوئی واردات شاذ و نادر طور پر ہو جائے۔ جو بربادی بخش نہ ہو۔ اور موجب فرار و انتشار نہ ہو۔ کیونکہ شاذ و نادر معدوم کا حکم رکھتا ہے۔

(۲) یہ کہ یہ امر ضروری ہے۔ کہ جن دیہات اور شہروں میں بمقابلہ قادیان کے سخت سرکش اور شریر اور ظالم اور بدچلن اور مفسد اور سلسلہ کے خطرناک دشمن رہتے ہیں۔ ان کے شہروں یا دیہات میں ضرور بربادی بخش طاعون پھوٹ پڑے گی۔ یہانتک کہ لوگ بے حواس ہو کر ہر طرف بھاگیں گے۔ ہم نے اٰوی کا لفظ یہانتک وسیع ہے۔ اس کے مطابق یہ معنے کر دیئے ہیں اور ہم دعویٰ سے لکھتے ہیں کہ قادیان میں کبھی طاعون جارف نہیں پڑے گی۔ جو گاؤں کو ویران کر دینے والی ہوتی ہے۔ مگر اس کے مقابل پر دوسرے شہروں اور دیہات میں جو ظالم اور مفسد ہیں۔ ضرور ہولناک صورتیں پیدا ہوں گی۔ تمام دنیا میں ایک قادیان ہے۔ جس کے لئے یہ وعدہ ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک" (دافع البلاء صفحہ ۵)

مذکورہ بالا عبارتیں میں نے اپنے دعویٰ پر بطور استشہاد لکھی ہیں۔ یعنی مولوی محمدؐ علی صاحب کے کفر اور شرک کے دو بنائے ہوئے قلعوں کو جڑ سے اور بنیادوں سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے ان عبارتوں پر جہاں جہاں میں نے لکیریں ڈال دی ہیں۔ وہ بطور ثبوت کے ہیں۔ ان عبارتوں اور الہاموں سے بظاہر ایک بلاء طاعون معلوم ہوتی ہے۔ مگر بندہ کا استدلال اس سے یہ ہے کہ طاعون ایک مادی بلا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی اس بستی کے لئے اس قدر مہربانی ہے۔ کہ وہ اس بستی کو ایک مادی بلا سے محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔ تو کفر و شرک جیسی روحانی اور خطرناک بلاؤں سے تو بدرجہ اولیٰ محفوظ رکھے گا۔

کیونکہ خدا کے نبی۔ رسول اصل میں تو روحانی امراض کے ہی ڈاکٹر ہوتے ہیں۔ اور ان روحانی امراض کو ہی دور کرنے آتے ہیں۔ جسمانی امراض دُور کرنا تو نبیوں۔ رسولوں کا اصل کام نہیں۔ یہ تو ایک ضمنی کام ہے۔ پس اگر ضمنی کام کے متعلق اللہ تعالیٰ خود ذمہ داری لیتا ہے۔ تو اصل کام کی ذمہ داری کیوں نہیں لیتا۔ پس ان الہاموں کی تشریح میں جس جس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے طاعون مراد لی ہے۔ وہاں روحانی امراض کفر و شرک وغیرہ رکھ کر عبارت کو پڑھو۔ تو صاف معلوم ہو جائے گا۔

خداوند کریم کا یہ وعدہ ہے۔ کہ قادیان کو ان بلاؤں سے اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم سے محفوظ رکھے گا۔ ہاں قادیان کے مقابلہ پر دوسرے شہروں کو جہاں قادیان کے مشن کے "خطرناک دشمن رہتے ہیں"۔ مثلاً لاہور اور خاص کر پیغام پارٹی بلڈنگ کے لئے خدا تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس لاجواب بلڈنگ سے وہ وہ اشخاص پیدا ہو رہے ہیں۔ جو احمدیت کے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور آپ کے خاندان کے اور شعار احمدیت کے "خطرناک دشمن ہیں"! ربنا لا تجعلنا منھم۔ آمین۔

بلکہ غور سے دیکھا جائے۔ تو شعار اسلام کے دشمن ہیں۔ نمازوں میں سست۔ ڈاڑھی منڈے ہوئے۔ ہر بات میں عیسائیوں کی ریس کرنے والے۔ اور قرآن کریم کی تعلیم سے متنفر۔ اگر دوسرے مسلمانوں سے بھی بڑھ چڑھ کر بدعات کا نمونہ

قیمت فی تولہ دو روپیہ **سرمہ نور رجسٹرڈ** چھ ماشہ ایک روپیہ

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا بابرکت نسخہ اور حضور ہی کے مبارک نام سے وابستہ اطباء۔ ڈاکٹر۔ رؤساء۔ امراء عوام الناس اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ اندھراتا۔ ناخنہ۔ سرخی۔ خارش۔ پانی بہنا وغیرہ اور نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے۔

منی آرڈر یا ٹکٹ بھیج کر آرڈر دینے والوں کو محصولڈاک کی بچت ہوگی

ملنے کا پتہ

شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھنا ہو۔ تو پیغام پارٹی کا بلڈنگ دیکھ لو۔ خدا تعالےٰ محفوظ رکھے اس خطرناک کمپونڈ سے۔ آمین۔ آمین۔ آمین۔

مذکورہ بالا الہامات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارتوں کی تشریح مندرجہ ذیل ہے۔

"قادیان کی بستی" "اس کے رسول کا تخت گاہ ہے"۔ پیارے ناظرین! آپ غور فرمائیں۔ جو بستی "خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے" اسکو "کفر و شرک کے دو زبردست قلعے" کہنا کہاں تک ایمانداری اور دیانتداری ہے جس شخص کے منہ سے ایسے ناپاک اور گندے بدبودار فقرے نکلیں۔ کیا اسکو ذرا بھی ایمانداری اور دیانتداری سے لگاؤ ہے۔ کیا اسکی کوئی بھی مثال تاریخ میں ملتی ہے۔ کہ نبی۔ رسول کی وفات کے بعد جلدی ہی اسکی بستی اور اسکی جماعت کے اندر کفر و شرک آ گیا ہو۔ اور اس نبی کا مشن پورے طور پر تباہ ہو گیا ہو۔ مولوی صاحب اسکی ایک بھی مثال پیش نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اگر اس قسم کی گمراہی فوراً ہی نبی کی وفات کے بعد اس کے مرکز میں پھیل جائے۔ تو پھر خدا تعالیٰ کی ذات پر بھی اعتراض پڑتا ہے۔ کہ جس غرض کے لئے خدا تعالےٰ نے اس نبی کو بھیجا۔ اس غرض میں خدا تعالیٰ ناکامیاب ہوا۔

اگر کہا جائے کہ مولوی محمد علی صاحب اور اس کے ساتھی تو حضرت مرزا صاحب کو نبی اور رسول مانتے ہی نہیں۔ تو اس صورت میں خدا تعالیٰ پر کس طرح اعتراض پڑتا ہے۔ تو اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ یہ طائفہ حضرت مرزا صاحب کو نبی۔ رسول مانے یا نہ مانے۔ ہم جس عبارت کی تشریح کر رہے ہیں۔ اس میں رسول کا لفظ موجود ہے۔ بلکہ رسول اللہ کا لفظ ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ طائفہ اور اس کا لیڈر حضور مرزا صاحب کی زندگی میں آپ کو نبی اور رسول مانتے رہے ہیں۔ اگر آج انکار کرتے ہیں تو یہ ایک منافقت ہے۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ اگر آج نبی۔ رسول کے الفاظ سے انکار کرتے ہیں۔ تو کم از کم خدا کا مامور مسیح موعود اور امام مہدی اور مجدد وغیرہ تو مانتے ہیں۔ تو پھر اس صورت میں بھی مذکورہ اعتراض ناکامیابی کا قائم رہتا ہے۔ آخر جو کام نبی۔ رسول کے ہوتے ہیں۔ وہی کام تمام مسلمان مسیح موعود اور امام مہدی کے مانتے ہیں۔ بلکہ مسلمانوں کا تو یہ عقیدہ بھی ہے۔ کہ امام مہدی اس شان و شوکت کے مالک ہیں۔ کہ ایک نبی بھی ان کی اقتداء میں نماز پڑھے گا۔ اور ان کا خادم ہو کر رہے گا۔ گویا امام مہدی اس مرتبے کا امام ہے۔ کہ جو حضرت عیسیٰ نبی اللہ سے بھی بڑھ کر ہے۔ اور حضرت عیسیٰ نبی اللہ امام مہدی کا تابعدار ہوگا۔ تو اب اس صورت میں خدا تعالیٰ پر ناکامیاب ہونے کا اعتراض آیا یا نہ آیا۔

پھر فرمایا "یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے"۔ اس جگہ "یہ" کا مشار الیہ قادیان کی بستی ہے۔ اب مولوی محمد علی صاحب کو اور ان کے ساتھیوں کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ کیا جو "کفر اور شرک کے قلعے" ہؤا کرتے ہیں۔ وہ مذہبی امتوں کے "نشان" ہؤا کرتے ہیں؟ اور پھر یہ بھی عجیب بات ہے۔ کہ جس کو خدا کا جری اللہ رسول امتوں کا "نشان" قرار دیتا ہے۔ خدا لبقول محمد علی صاحب چند سالوں میں ہی اس "نشان" کو مٹا کر "کفر و شرک کے دو قلعے" بنا دیتا ہے۔ حالانکہ خدا کا مسیح موعود اعلان کرتا ہے۔ کہ یہ "نشان" قیامت تک قائم رہے گا۔ پھر وہی سچا خدا الہام کرتا ہے۔ "انہ اٰوی القریۃ لولا الاکرام لھلک المقام" جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ خدا نے اس شفیع کی عزت ظاہر کرنے کے لئے اس گاؤں قادیان کو طاعون سے محفوظ رکھا۔"

اس فقرے پر غور فرمائیے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے "اس شفیع کی عزت ظاہر کرنے کے لئے اس گاؤں کو طاعون سے تو محفوظ رکھ سکتا ہے۔ جو ایک مادی بیماری ہے۔ مگر کفر و شرک سے محفوظ نہیں رکھ سکتا۔ جو ایک سخت روحانی بیماری ہے۔ اور جس کے علاج کے لئے خاص طور پر امام مہدی نے آنا تھا۔ اور جس کے علاج سے ناکامیاب رہنے کی وجہ سے "اس شفیع کی عزت" نعوذ باللہ خاک میں ملتی تھی۔ طاعون سے حفاظت تو ایک عارضی اور وقتی بات تھی۔ اصل حفاظت تو کفر و شرک وغیرہ بدیوں سے ہی تھی۔ جو وہ لبقول محمد علی صاحب ہوئی ہی نہیں۔ لہذا خدا تعالےٰ اپنے ارادہ میں ناکامیاب ہؤا۔

نیز فرمایا۔ کہ اگر میں اس احمد کے غلام کی بزرگی اور عزت ظاہر نہ کرنا چاہتا۔ تو آج قادیان میں تباہی ڈال دیتا"۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب کے فتوی کے بموجب تو خوب تباہی ڈال دی۔ بلکہ طاعونی تباہی سے کئی گنا بڑھ کر تباہی ڈال دی۔ کیونکہ نبیوں۔ رسولوں اور روحانی قانون کے لحاظ سے تو بڑی تباہی کفر و شرک ہی ہے۔ طاعون تو ایک معمولی چیز ہے۔ تعجب پر تعجب ہے مولوی محمد علی صاحب کی عقل و فہم پر!

"ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم۔ انہ اٰوی القریۃ۔ یعنی خدا نے یہ ارادہ فرمایا ہے۔ کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا۔ جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کر لیں۔ جو ان کے دلوں میں ہیں۔ یعنی جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول کو نہ مان لیں"۔

لیکن لبقول مولوی محمد علی صاحب اب خدا تعالےٰ کا ارادہ بھی اس کے الٹ ہو گیا ہے۔ کہ باوجود جماعت احمدیہ قادیان حضرت مرزا صاحب کو "مامور اور رسول" مانتی ہے۔ اور اسی امر کی دنیا میں اشاعت بھی کرتی ہے۔ پھر بھی خدا تعالےٰ بجائے محفوظ رکھنے کے طاعون سے بھی بدتر بیماری "کفر و شرک" میں جماعت کو مبتلا کرتا ہے۔ یہ عجیب خدائی شان ہے۔ کہ یا تو یہ کہ جب تک دنیا مرزا صاحب کو "رسول" نہ مان لے۔ وہ طاعون جیسی بلا کو لوگوں کے سروں سے دور ہی نہیں کرتا۔ اور پھر یا یہ کہ اس جماعت کو جو حضرت مرزا صاحب کو "رسول" مانتی ہے۔ اُس کو کافر و مشرک قرار دیتا ہے۔ اے دنیا کے عقلمندو! غور کرو۔ اس انوکھے خدا کی خدائی شان پر جو مولوی محمد علی صاحب پیش کر رہے ہیں۔ شاید کوئی احمق ہی ایسے خدا کو مانے یا پھر مولوی

نہایت اعلیٰ درجہ کی مفید اور خاص مجرب ادویات

اسر دسمبر ۱۹۴۰ء تک رعایتی قیمت پر اسلئے دی جاتی ہیں۔ کہ ان مجربات کا عام شہرہ ہو جائے۔ اس وقت لاگت سے بھی کم قیمت پر بطور آزمائش و امتحان دی جائیں گی۔

یہ تمام مرکبات زیر نگرانی خاندانی طبیب حکیم محمد عبد القدوس صاحب ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس (علیگ) تیار کی گئی ہیں

سو سال کا بوڑھا سوئی میں دھاگہ ڈال سکتا ہے

سرمہ مقوی البصر خاص } یہ سرمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ نسخہ کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک استعمال کرنے سے سو سال کا بوڑھا سوئی میں دھاگہ ڈال سکتا ہے۔ ضعف بصارت کے لئے سائینٹیفک اور حکمی علاج ہے۔ ہر گھر میں اس کا رہنا باعث مسرت ہوگا۔ دواخانہ نے اس کے لئے ایک خاص قسم کی سلائی بھی تیار کرائی ہے۔ قیمت بمعہ سلائی فی تولہ عہ رعایتی ۱۲ ر ۳ ماشہ ۵ ر علاوہ محصولڈاک۔

عرق مبارک } یہ عرق اعلیٰ اور مقوی اجزاء کا مرکب ہے۔ ضعف جگر تلی یا معدہ۔ کمی بھوک۔ دائمی قبض۔ کمزوری مثانہ۔ سردرد یرقان پرانا بخار جیسے تکلیف دہ امراض کے لئے عرق مبارک اکسیر اعظم ثابت ہوگا۔ عورتوں کے امراض بانجھ پن اور اٹھرا کے لئے بھی مجرب دوا ہے۔ ماہواری خرابی۔ قلت خون درد کو دور کر کے رحم کو قابل تولید بناتا ہے۔ مصفی خون ہونے کے علاوہ صالح خون پیدا کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ رعایتی قیمت ۱۲ ر علاوہ محصولڈاک۔

لبوب کبیر خاص } یہ لبوب قیمتی ادویہ کا نہایت بیش قیمت مرکب ہے۔ مقوی باہ اور اعضائے رئیسہ و شریفہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ مادہ منویہ کو غلیظ کرتا ہے۔ اور اسکی پیدائش کو زیادہ کرتا ہے۔ نہایت بے ضرر چیز ہے۔ آپ اس کو ہر موسم خصوصاً موسم سرما میں بطور ایک مقوی دوا کے بے خطر استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت دس تولہ دو روپیہ۔ علاوہ محصولڈاک۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

حب جام عشق } یہ گولیاں انسانی کمزوری مردانہ طاقت کے لئے بے نظیر ہیں۔ اعلیٰ درجہ مقوی و ممسک بہت جلد اثر کرنے والی دوا ہے۔ ضرورتمند حضرات ایک مرتبہ ضرور استعمال فرماویں۔ بیش قیمت اجزاء کا مرکب ہے۔ مقابلہ کر کے آزمائیں۔ قیمت ۴۰ گولیاں چار روپیہ رعایتی تین روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

حب کیف } مردانہ امراض کے لئے بے نظیر تحفہ ہے۔ اسکی پہلی ہی خوراک حیرت انگیز اثر دکھلاتی ہے آزمائش شرط ہے۔ قیمت بیس گولی عہ رعایتی ایک روپیہ۔ علاوہ محصولڈاک۔

نوٹ:۔ اگر کوئی دوائی مفید ثابت نہ ہو۔ تو ہم بغیر مزید قیمت لئے مریض کو دوسری دوائی مفت بھیج دیں گے۔

المشتھر:۔ رحیمیہ دواخانہ یونانی معرفت مینیجر فاروق قادیان پنجاب۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحب جیسے دماغ مانیں۔ اُس پاک خدا کی قسم جس نے تمام رسولوں اور نبیوں کو بھیجا ہے۔ میں اس خدا کی شکل کا منکر ہوں۔ جس شکل کا خدا مولوی محمدؐ علی صاحب پیش کر رہے ہیں۔

"اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ تا تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی۔ کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا"

لیکن اس کے خلاف مولوی محمدؐ علی صاحب کہتے ہیں۔ کہ چونکہ جماعت احمدیہ قادیان حضرت مرزا صاحب کو "رسول" مانتی ہے۔ اسی وجہ سے وہ کافر اور مشرک ہوگئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ افسوس ہے ایسی دانش اور فہم پر "اٰوٰی" عربی لفظ ہے۔ جس کے معنے ہیں۔ تباہی اور انتشار سے بچانا اور اپنی پناہ میں لے لینا"۔ لیکن مولوی محمدؐ علی صاحب کہتے ہیں۔ کہ خدا نے قادیان کو تباہی سے نہیں بچایا۔ بلکہ کفر و شرک کی تباہی میں ڈال دیا ہے۔ اور ثبوت اس امر کا یہ ہے۔ کہ قادیان کی پاک بستی سے خود مولوی صاحب اور آپ کے ساتھی بُری طرح منتشر ہو کر تشریف لے گئے ہیں۔ اب ان کو ساری جماعت کافر و مشرک ہی نظر آتی ہے۔ یہ تو وہی دم کٹی والی لومڑی کی مثال ہوئی۔

"لولا الاکرام لهلك المقام" یعنی اگر مجھے اس سلسلہ کی عزت ملحوظ نہ ہوتی۔ تو میں قادیان کو بھی ہلاک کر دیتا"

اللہ اللہ! یہ عجیب خدا کی فعل معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ تو اسی الہام کے معنے اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحب کی قلم سے یہ کروا دیئے۔ کہ "اس شفیع کی عزت ظاہر کرنے کے لئے اس گاؤں قادیان کو طاعون سے محفوظ رکھا"۔ اور اسی جگہ حاشیہ میں یہ لکھوا دیا کہ "اس سلسلہ کی عزت ملحوظ نہ ہوتی۔ تو میں قادیان کو بھی ہلاک کر دیتا"۔ یہ ایک خداوند کا فعل معلوم ہوتا ہے۔ تاکہ مخالف کو ایک کافی جواب ملے۔

لیکن اس کے خلاف مولوی محمدؐ علی صاحب اس سلسلہ پر کفر و شرک کے فتوے لگا رہے ہیں۔ جس کی عزت خداوند کریم کو ملحوظ ہے۔ اگر یہاں "سلسلہ" کا لفظ نہ ہوتا۔ تو پھر ممکن تھا کہ ایک حد تک مولوی صاحب لغو بحثی کر سکتے۔ مگر اب تو یہ لفظ رکھ کر اللہ تعالیٰ نے مولوی صاحب کا مُنہ بند کر دیا۔ کیونکہ سلسلہ اب بھی موجود ہے۔ جس کی عزت اللہ تعالیٰ کو ملحوظ ہے۔

"تمام دنیا میں ایک قادیان ہے۔ جس کے لئے یہ وعدہ ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک"۔

مگر ہم مولوی صاحب سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا یہ وعدہ پیغام بلڈنگ کے لئے بھی کہیں اللہ تعالیٰ نے کیا ہے؟ دیکھیں گے۔ کہ اس گھر سے کیا جواب ملتا ہے۔

مولوی محمدؐ علی صاحب نے جماعت احمدیہ قادیان پر کفر اور شرک کا فتویٰ لگا کر اپنی حدیث دانی اور قرآن دانی کو بھی ننگا کر دیا ہے۔

حدیث دانی کو تو ننگا اس طرح کیا۔ کہ حدیث میں آتا ہے۔ کہ جو شخص کسی مسلمان پر کفر کا فتویٰ لگاتا ہے۔ اگر وہ کفر اس میں نہ ہو۔ تو وہی فتویٰ الٹ کر کافر کہنے والے پر پڑتا ہے۔ اب مولوی صاحب کو چاہیئے تھا۔ کہ پہلے وہ وجوہ ہم میں ثابت کرتے۔ جن وجوہ سے از روئے شریعت کفر کا فتویٰ لگایا جا سکتا ہے۔ اور بغیر ان وجوہ کے بیان کرنے کے کسی جماعت پر کفر کا فتویٰ لگانا کسی صورت شرعاً قانوناً۔ اخلاقاً جائز نہیں ہے۔ لہٰذا یہ فتویٰ الٹ کر مولوی محمدؐ علی صاحب پر ہی پڑا۔ اور یہ مولوی صاحب نے بڑا کبیرہ گناہ کیا۔

نیز جبکہ ہم خدا کے فضل و کرم سے کافر نہیں۔ اور اللہ جانتا ہے۔ کہ ہم کافر نہیں۔ سچے مسلمان ہیں خدا رسول کو مانتے ہیں۔ قرآن کریم کے سب حکموں کو مانتے ہیں۔ اور ان پر عمل کرتے ہیں۔ تو اس صورت میں ہم کو کافر کہنا ایک بڑی اور گندی گالی ہے۔ جو مولوی صاحب نے ہم کو دی ہے۔ اور اس وجہ سے مولوی محمد علی صاحب شرعاً۔ قانوناً۔ اخلاقاً ایک بڑے مجرم ہیں۔ اور نیز ہم پر مولوی صاحب نے یہ فتویٰ لگا کر ایک بڑے فتنے کو جگایا ہے۔ اور کئی لاکھ انسانوں کے دلوں کو دکھ دیا ہے۔ اور ناحق دکھ دیا ہے۔ ہم نے مولوی محمدؐ علی صاحب کا کچھ نہ بگاڑا تھا۔ انہوں نے کیوں اتنی بڑی جماعت کو گالیاں دیں۔

اور قرآن دانی کو انہوں نے اس طرح ننگا کیا ہے۔ کہ قرآن شریف میں اہل کتاب کو کہیں بھی مشرک نہیں کہا۔ باوجود اس کے کہ یہود میں طرح طرح کی خرابیاں آگئی تھیں۔ ہر قسم کے فسق و فجور ان میں موجود تھے۔ قرآن شریف نے ان کو لعنتی بھی کہا۔ سور اور بندر بھی ان کے نام رکھے۔ کافر بھی ان کو قرآن نے نہ کہا۔ مگر پھر بھی ان کے اہل کتاب ہونے کی وجہ سے (حالانکہ یہود عملاً کتاب اللہ کو چھوڑ چکے تھے) ان کی عزت اس قدر ملحوظ رکھی۔ کہ شرک جیسی ناپاک چیز ان کی طرف منسوب نہیں کی۔ سارا قرآن پڑھ جاؤ۔ یہ بات آپ کو کہیں نظر نہ آئیگی۔ کہ یہود پر شرک کا فتویٰ لگایا گیا ہو۔ خدا کی قسم میں مولوی محمدؐ علی صاحب کو دس روپے نقد انعام دوں گا۔ اگر وہ یہود کا نام قرآن شریف میں مشرک دکھلا دیں۔

ناظرین قرآن شریف نے اس بارے میں ہمیں کیا سبق دیا۔ یہی نا کہ ہم کسی اہل کتاب کو مشرک نہ کہیں۔ مگر یاد رہے۔ کہ مولوی محمدؐ علی صاحب کے خمیر میں وہابی پن سمایا ہوا ہے۔ جو ذرہ ذرہ بات پر حنفیوں کو مشرک قرار دیتے ہیں۔ آپ تو خیر سے حضرت عیسیٰ کو خدائی صفات دے کر بلکہ منحوس شیطان کے چیلے دجال ناپاک کو اور اس کے گدھے کو بھی خدائی صفات دیکر مشرک نہیں بنتے۔ مگر بچارے حنفی مشرک بنا دیئے گئے۔ تف ہے ایسی عقل پر۔ پس وہی خمیری مادہ مولوی محمدؐ علی صاحب میں سمایا ہوا ہے۔ کیونکہ ان کے والد ماجد بزرگوار بڑے سخت وہابی تھے۔ اور یہی وجہ تھی۔ کہ ان کے موضع منار ریاست کپور تھلہ میں ان کی دوسری برادری ان پر ناراض رہتی تھی۔ اور یہ سارے گاؤں سے علیحدہ الگ رہتے تھے۔ پس اس سے مولوی محمدؐ علی صاحب کی قرآن دانی کا پردہ بھی اٹھ جاتا ہے۔ کہ ان کو اتنا علم بھی نہیں۔ کہ اہل کتاب پر مشرک ہونے کا فتویٰ لگانا کسی طرح بھی جائز نہیں ہے۔ ہم جو کچھ بھی مولوی محمدؐ علی صاحب کی نظر میں ہوں۔ ہوتے رہیں۔ مگر پھر

مجرّب اور خالص ادویہ

اگر آپ کو مجرب اور خالص ادویہ کی ضرورت ہے۔ تو آپ ہمارے دوا خانہ سے طلب کریں۔ ہر قسم کی ادویہ ہم آپ کو مہیا کر کے دیں گے۔ اس کے علاوہ ہمارے دواخانہ میں خاص نسخے بھی تیار ہوتے ہیں۔ جن میں سے بعض یہ ہیں:۔

تریاق کبیر! یہ گھر کا ڈاکٹر ہے۔ سر درد۔ پیٹ درد دانت کی درد۔ گلے کی درد۔ سینہ کی درد۔ اسہال سوء ہضم۔ ہیضہ وغیرہ کے مریضان کو اس دوا کے لگانے یا پلانے سے فوری فائدہ ہوتا ہے۔ بھڑ۔ بچھو۔ سانپ کاٹے۔ تو ان کے زخموں کے لئے یہ تریاق ہے۔ بخار وغیرہ میں بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ عام مرضوں میں ڈاکٹر کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اور بڑے امراض میں ڈاکٹر کے آنے تک مریض کی حالت اچھی رہتی ہے۔ ہر گھر میں اس کا موجود ہونا نہایت ہی ضروری ہے۔ قیمت چھوٹی شیشی ۸/ درمیانی شیشی ۱۲/ بڑی شیشی ۱/۸ ۔ اس کے اثر کے متعلق ذیل کا سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرمائیں:۔

جناب سید جلال الدین صاحب کشمیری تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مجھے دو سال سے معدے کی سخت تکلیف تھی۔ جسکی وجہ سے ایک چھٹانک غذا ہضم ہونی مشکل ہوگئی تھی۔ لیکن میں نے دواخانہ خدمت خلق سے تریاق کبیر لیا۔ اسے شروع کئے چند دن ہی گزرے ہوں گے۔ کہ اس نے حیرت انگیز فائدہ کیا۔ کھانا وغیرہ بخوبی ہضم ہو جاتا ہے۔ اور خوب بھوک لگتی ہے۔ اور خدا کے فضل سے جو بدنی سستی۔ کمزوری وغیرہ تھی اس میں بھی فائدہ ہو رہا ہے۔

سرمہ ممیرا خاص۔ یہ سرمہ ایک پرانے اور مجرب نسخہ کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ اور پرانی آشوب چشم خصوصاً جو نزلہ یا دماغی یا اعصابی کمزوریوں کی وجہ سے ہو۔ اسی طرح نظر کی کمزوری اور دھند کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ پرانے ککروں اور آنکھ کی سرخی کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۸/ ۶ ماشہ ۔/۵ ۳ ماشہ ۱۰/

سرمہ اکسیر چشم۔ یہ سرمہ آنکھوں کی سب بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ خصوصاً نئے اور پرانے ککروں کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ نیز ناخنہ وغیرہ امراض کے لئے مجرب ہے۔ قیمت فی تولہ ۸/ ۶ ماشہ ۶/ ۳ ماشہ ۱۲/ ان کے اثر کے متعلق ذیل کے سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرمائیں:۔

مکرمہ جناب سردار بیگم صاحبہ ہیڈ معلمہ گرلز سکول دوالمیال ضلع جہلم سے تحریر فرماتی ہیں۔ کہ میں نے آپ کے دواخانہ سے سرمہ ممیرا خاص بطور نمونہ لیا تھا۔ اور خود استعمال کیا۔ میری آنکھوں میں مدت سے ککرے تھے۔ اور کثرت سے پانی بہتا تھا۔ میں نے چند روز آپ کے سرمہ کو استعمال کیا۔ واقعی آنکھوں کے مریضوں کے لئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اور خاص کر ککروں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

جناب محمدؐ عارف صاحب ایل۔ ایم۔ ایس۔ ایچ قبولہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ آپ سے سرمہ اکسیر چشم جو بطور نمونہ منگایا تھا۔ میں نے ایک مریض کو استعمال کرایا۔ جس سے اس کو بہت ہی فائدہ ہوا ہے۔ سرمہ اکسیر چشم واقعی اکسیر چشم ثابت ہوا ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ **دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی مولوی صاحب ہم کو اہل کتاب تو ضرور مانتے ہیں۔ اگر وہ ہم کو اہل کتاب بھی نہیں مانتے اور واقعی مشرک سمجھتے ہیں۔ تو پھر وہ اور ان کے ساتھی ہمیں لڑکیوں کے رشتے کیوں دیتے ہیں۔ اور ہم سے سلام دعا کیوں کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات ہمارے پیچھے نماز بھی پڑھ لیتے ہیں۔ کیا مشرکوں کے پیچھے نماز ادا کرنا جائز ہے۔ بلکہ نماز تو کافروں کے پیچھے بھی جائز نہیں۔ چہ جائیکہ مشرکوں کے پیچھے پڑھی جائے۔ کیا مولوی محمد علی صاحب اندر سے بہائی مذہب میں تو داخل نہیں ہو چکے جو ہر فرقے کے پیچھے نماز پڑھ لینا جائز سمجھتے ہیں۔ چاہے کوئی عیسائی ہو۔ یہودی ہو۔ مشرک ہو۔ ہندو ہو۔ سکھ ہو۔ کیونکہ ان کا ایک ساتھی اور رشتہ دار سری نگر کشمیر میں اسی ٹائپ کا آدمی ہے۔ میں مولوی صاحب کے سامنے ایک اور بات بھی پیش کرتا ہوں۔ شائد ان کی سمجھ میں کچھ آجائے۔ اور وہ یہ ہے۔ اس وقت جو حالت مسلمانوں کی ہے۔ وہ مولوی صاحب سے کوئی چھپی ہوئی نہیں۔ بلکہ مولوی صاحب تو درکنار خود مسلمان اور ان کے لیڈر پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ حال کے مسلمان صرف نام کے مسلمان ہیں۔ ورنہ حقیقت اسلام سے وہ کوسوں دور ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ کہ مسلمان خود بھی اقرار اپنی گمراہی کا نہ کریں۔ لیکن زمانہ اور ان کی حالت خود پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔ کہ اب مسلمان وہ نہیں رہے۔ جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ کے مسلمان تھے۔ نیز حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی احادیث جو صحاح ستہ وغیرہ کتب میں درج ہیں۔ ان کے مطالعہ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ کے مسلمان دراصل مسلمان نہیں رہے صرف ان کا نام مسلمان ہے مجھے ضرورت نہیں۔ کہ میں وہ سب احادیث اس مضمون میں درج کروں۔

پس باوجود مسلمانوں کی اس قدر گمراہی کے کوئی نیک دل آدمی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کو یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ نعوذ باللہ نعوذ باللہ وہ "کفر اور شرک کے دو قلعے ہیں" کیوں؟ اس لئے کہ ان دونوں شہر کی عظمت و شرافت سے قرآن شریف اور حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی احادیث بھری پڑی ہیں۔ جو ان دونوں شہروں کے معتقد ہیں۔ وہ تو ایسے بے عزتی کے الفاظ اپنی زبان سے ہرگز ہرگز نہیں نکالیں گے۔ مگر وہ جو غیر ہیں۔ وہ بھی نہیں نکال سکتے۔ اگر کوئی سر پھرا غیر مذاہب کا آدمی ایسا ناپاک لفظ منہ سے نکالے۔ تو پھر دیکھو! کس قدر دنیا میں فتنہ و فساد ہو جاتا ہے۔ اور مسلمان کٹ مرتے ہیں۔ مگر افسوس مولوی محمد علی صاحب کی عقل پر۔ اور حیرت ہے انکی دانائی پر۔ باوجود جاننے کے کہ قادیان کا ذکر بروئے کشف قرآن شریف میں بڑی عزت کے ساتھ آیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں آیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام یعنی تصانیف میں آیا ہے۔ اور قادیان کی عزت۔ عظمت شرافت مکہ مدینہ کے بعد ساری دنیا کی بستیوں اور شہروں سے زیادہ ہے۔ خدا کی وحی کا مہبط ہے۔ خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ پھر باوجود یہ جاننے کے کہ قادیان کی عظمت و شرافت کی معتقد ایک بڑی جماعت ہے۔ جو کئی لاکھ کی تعداد میں ہے۔ اور دور دراز ملکوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور وہ قادیان کے خلاف کوئی لفظ کو برداشت نہیں کر سکتی۔ باوجود ان سب باتوں کے ان کی پاکیزہ زبان سے نکل رہا ہے۔ کہ "قادیان کے اندر کفر اور شرک کے دو زبردست قلعے" اے مولوی محمد علی صاحب! جس طرح تم نے اس پاک جماعت کے دلوں کو دکھ دیا ہے۔ خدا تعالےٰ خود ہی اس کا جواب آپ کو دے گا۔ ہماری فریاد تو اسی پاک ذات کے آگے ہے۔ وہی آپ کو اس کا بدلہ دے گا۔

اب میں اسجگہ اس نمبر کو ختم کرتا ہوں۔ ناظرین کو اگلے نمبر کا انتظار کرنا چاہیئے۔ انشاء اللہ قادیان کی عظمت و شرافت کے متعلق کسی قدر حوالجات اسی میں درج کروں گا۔

(حکیم نظام الدین مبلغ)

ہمارا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ کا سالانہ اجتماع امسال بھی حسب معمول ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو قرار پایا ہے۔ یہ وہ وقت ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق قادیان کی "زمین محترم" بنتی اور "ہجوم خلق سے "ارض حرم" کا نظارہ پیش کرتی ہے۔ یہی وہ وقت ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک عظیم الشان نشان کا عملی مظاہرہ ہوتا ہے۔ اور ہر مومن و منکر اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ کہ جو قادیان "زیر غار" تھا۔ جسے کوئی نہ جانتا تھا۔ کہ "کدھر ہے" جس کے دشمنوں نے ایڑی چوٹی تک زور لگایا۔ کہ اسکی شہرت کو نقصان پہنچائیں۔ اس قادیان کی رونق اس میں اترنے والے مسیح موعود کی عظمت کس طرح خدا کے ہاتھ نے قائم فرمائی ہے۔ اس لئے اپنے جلسہ کی اہمیت کو سمجھ کر احباب کرام ۴۴ صوم خود بھی آئیں۔ اپنے غیر مسلم اور غیر احمدی دوستوں کو کثرت سے لاکر اسلامی تعلیم کی کوشش کریں اور ذکر دینے کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور دوسرے علماء و مبلغین کے خطبات کو سنکر اپنا ایمان بڑھائیں۔ دوسروں کو ایمان لاویں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لالہ ملاوا مل صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں۔ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدیمانہ تعلق رہا ہے۔ انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اول رضؓ کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے۔ سو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے منشاء کے مطابق یہ سفارش شائع کی جاتی ہے۔ کہ حاجتمند احباب لالہ ملاوا مل صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خریدکر فائدہ اٹھاویں۔ والسلام (خاکسار پرائیویٹ سیکرٹری)

چند نہایت مفید اور مجرب ادویہ

معجون مبارک} یہ نسخہ معجون مبارک میرے مکرم مہربان جناب مرزا صاحب کا فرمودہ ہے۔ آپ اس معجون کو شوق سے استعمال فرماتے تھے۔ دماغی روشنی کی معاون اور ضعف بصارت و آنکھوں سے پانی بہنے اور دماغی طاقت کو بہت مفید ہے۔ اس کے فوائد و برکات بکثرت ہیں۔ مگر بوجہ طوالت پورے پورے بیان میں سد راہ ہیں۔ قیمت فی سیر دو روپے آٹھ آنے خوراک دو تولہ۔

معجون دلشاد} فی الواقعہ ہی دلشاد ہے۔ استعمال کے پندرہ منٹ بعد چستی۔ پھرتی۔ خوشی اسکی پہلی خوبی ہے۔ اعضاء رئیسہ۔ دل۔ دماغ۔ معدہ جگر کی طاقتوں کو بڑھاتا ہے۔ اعصابی کمزوری کو بہت ہی مفید ہے۔ یہانتک کہ بڑھاپے میں بھی اعصابی کمزوری نزدیک نہیں آتی۔ نیز مستورات کے لئے بھی اختناق الرحم یعنی غشی کا طاری ہو جانا۔ ہاتھ پاؤں جھوٹے پڑ جانا کا بہترین علاج ہے قیمت پندرہ خوراک وزنی ۱۲ تولہ تین روپے

سفوف نشاط} یہ ایک بہت مفرح اور مقوی دوا ہے۔ استعمال سے پہلے اپنا وزن کرلیں۔ دو ہفتہ بعد دیکھیں۔ کہ وزن میں پہلے کی نسبت کتنا اضافہ ہوا ہے۔ صحت کی خرابی یا بے اعتدالی سے مقصد میں جو کمی آچکی ہو۔ وہ سب حاصل ہو جائیگی۔ سرعت انزال اور احتلام اور جریان کا مریض تو ضرور ہی اس کا استعمال کرے۔ اور جائز طور پر جسے امساک کی ضرورت ہے۔ وہ یقیناً اس سے حاصل ہو جائے گی۔ قیمت پندرہ خوراک ۸/۱ عہ

حبوب زد جام} قیمت ایک درجن ۸/ عہ۔ یہ حضرت مرزا صاحب کا مشہور نسخہ ہے۔ جو طاقت کے لئے ازحد مفید ہے۔ پہلی ہی خوراک اپنے فوائد اور برکات ظاہر کر دیگی۔

دوائی جریان الرحم یعنی لیکوریا} یہ نسخہ ایک بلند پایہ پارسا درویشانہ زندگی بسر کرنیوالے حکیم صاحب کا فرمودہ ہے۔ نہایت ہی عجیب الاثر اور آرام دیر پا ہے۔ یہ دوائی مہینوں کی محنت سے تیار ہوتی ہے۔ اگر اس میں بے مثال فوائد نہ ہوتے۔ تو میں اسکے تیار کرنے میں ہرگز اتنا وقت خرچ نہ کرتا۔ مقامی اور نواح کی سینکڑوں مریضہ جن کے جسم اور طاقت سفید اور زرد رطوبت کے بہنے سے گھن کی طرح روز بروز کھوکھلا ہو رہے تھے۔ اس کے استعمال سے صحتیاب ہو چکے ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک عہ دو روپیہ۔

اکسیر بواسیر} یہ نسخہ بواسیر کا ایک سنیاسی مہاتما کا فرمودہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی اسکے شاہی حکیم جناب مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول رضؓ نے اس نسخہ کو بہت ہی پسند فرمایا تھا۔ فی الواقع ہر قسم کی بواسیر کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ ہزاروں اصحاب اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک عہ ر

معجون روشن دماغ} اسکے اجزاء قوائے ذہنی کو بہت ہی مدد دیتے ہیں۔ قیمت میں حتی المقدور بطور امداد رعایت کر دی گئی ہے۔ تاکہ غریب طلباء بھی فائدہ اٹھاویں۔ اگر صاحب توفیق طلباء بنظر ثواب خرید کر غریب طلباء کو خرید دیں۔ تو کار ثواب ہے۔ کہ کند ذہن طلباء بطور امتحان ایک ڈبیہ ضرور ہی خریدیں۔ پھر دیکھیں کہ اس عجیب الاثر معجون سے محض دو ہفتہ استعمال سے ذہنی روشنی میں کس قدر اضافہ ہوتا ہے۔ قیمت بارہ آنے۔ نوٹ:۔ اسکے علاوہ دوائی درد گردہ قبض کشا گولیاں جو کہ پیٹ درد سر درد کے لئے بہت ہی مفید ہیں۔ ہمارے پاس موجود ہیں۔ ان کے علاوہ مختلف ادویات و عرق شربت معجون جالینوس المریفل زمانی اور ماہواری بیماری کے نقائص کو دور کرنے کے لئے جوشاندے وغیرہ تیار رہتے ہیں۔

المشتھر:۔ ملاوا مل (حکیم)، بڑا بازار قادیان (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے قومی سرمایہ سے جاری شدہ

ویدک یونانی دواخانہ قادیان کی مستند اور مجرّب ادویات

میں

مینیجر اخبار فاروق قادیان
ضلع گورداسپور

عظیم الشّان رعایت

ویدک یونانی دواخانہ تحریک جدید کے قومی سرمایہ سے قائم ہے۔ ان تمام احباب کے فائدے کے لئے جو تحریک جدید سے محبت رکھتے ہیں۔ ہم نے پہلی بار جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر اس دواخانہ کی زود اثر اور سریع التاثیر ادویات کی قیمت میں حیرت انگیز کمی کردی ہے۔ تاکہ یہ ادویات ہر گھر تک بآسانی پہنچ سکیں۔ اور لوگوں کو اسکی سریع التاثیری کا علم ہو سکے۔

یہ رعایت یکم دسمبر ۱۹۴۰ء مطابق یکم فتح ۱۳۱۹ ھش سے لیکر ۳۱ دسمبر ۱۹۴۰ء مطابق ۳۱ فتح ۱۳۱۹ ھش تک رہے گی۔ اس عرصہ میں ہر دوائی کی قیمت میں ¼ یعنی

پچیس فی صدی رعایت ہوگی

امید ہے۔ کہ کوئی گھر اور خاندان اس موقع سے فائدہ اٹھانے سے خالی نہیں رہے گا۔

اہم نوٹ:۔ اگر آپ خدانخواستہ کسی وجہ سے سالانہ جلسہ پر نہ پہنچ سکیں۔ تو ۳۱ دسمبر ۱۹۴۰ء تک ڈاکخانہ میں پوسٹ ہونے والے آرڈروں کی تعمیل **۲۵ فی صدی رعایت** کے ساتھ کردی جائیگی۔

لبوب کبیر

یہ لبوب طب یونانی کے مایۂ ناز مرکبات میں سے ہے۔ اعلےٰ درجہ کا مقوی باہ ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتا۔ گردوں کو مضبوط کرتا اور بدن کو فربہ بناتا ہے۔ یہ لبوب دماغی کام کرنے والوں کے لئے تقویت دماغ کی ایک لاثانی دوا اور ضعیف العمر حضرات کے لئے یقیناً عصائے پیری ہے۔ قابل قدر اور مشک عنبر زعفران ورق طلاء وغیرہ کی قسم کے قیمتی اجزاء کا خاص اہتمام سے تیار کیا ہوا مرکب ہے۔ اصل قیمت (دس تولہ) دو روپے آٹھ آنے رعایتی قیمت ایکروپیہ چودہ آنے

حب جواہرات عنبری

یہ گولیاں معدہ۔ دل دماغ۔ جگر۔ گردوں کی اصلاح نیز عام جسمانی کمزوری کے لئے کرشمہ تاثیر ہیں۔ اس سے کھوئی ہوئی طاقت دوبارہ حاصل ہوگی۔ اور تمام اعضائے رئیسہ میں حیرت انگیز قوت آجائیگی حب جواہرات عنبری ہر طانک سے افضل ہے کیونکہ دیرپا اور مستقل اثر رکھتی ہے۔ عورت اور مرد دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ اصل قیمت (چالیس گولی) پانچروپے رعایتی قیمت تین روپے بارہ آنے

مقوی کبیر

معمّر اور سن رسیدہ لوگوں کے لئے خوشخبری۔ یہ دوا صرف ضعیف العمر حضرات کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ سست اور بیکار اعصاب میں برقی رو کی طرح اثر کرتی ہے۔ اس کا چند روزہ استعمال انسان کو حیرت میں ڈال دیتا ہے۔ بلغمی مزاج والوں کے لئے خصوصیت سے مفید ہے۔ اصل قیمت (چالیس گولی) چار روپے رعایتی قیمت تین روپے۔

قرص ذکاوت

یہ ٹکیاں مرض جریان اور کثرت احتلام جیسی خطرناک بیماریوں کے لئے نہایت مفید ہیں۔ ان مہلک امراض میں جوہر حیات خود بخود فنا ہوتا رہتا ہے۔ اور بالآخر انسان زندگی سے بیزار ہو جاتا ہے۔ اگر آپ ان امراض کا شکار ہیں۔ تو جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔ ہمارے قرص ذکاوت استعمال فرمائیں۔ اصل قیمت فی شیشی دو روپے رعایتی قیمت ایکروپیہ آٹھ آنے

طلاء شاہی

پوشیدہ نقائص کی اصلاح کے لئے اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ تجربہ شرط ہے۔ اصل قیمت دو روپیہ آٹھ آنے رعایتی قیمت ایک روپیہ چودہ آنے۔

زد جام عشق

ہمارے دواخانہ میں یہ مشہور و معروف نسخہ نہایت احتیاط سے تیار کیا جاتا ہے۔ اور تمام اجزاء نہایت عمدہ اور خالص ڈالے جاتے ہیں۔ یہ گولیاں مقوی باہ ہونے کے علاوہ قوت امساک کو بھی بڑھاتی ہیں نہ صرف بڑھاپے میں بلکہ جوانی میں بھی حد درجہ مفید ثابت ہوئی ہیں۔ اصل قیمت (چالیس گولی) پانچروپے رعایتی قیمت تین روپے بارہ آنے۔

تریاق ماہواری

اگر ایام ماہواری وقت پر نہیں ہوتے یا کم مقدار میں اور تکلیف سے ہوتے ہیں۔ تو اس صورت میں تریاق ماہواری اکسیری حکمی دوا ہے۔ اس کے خواص کا مقابلہ طب جدید کی کوئی دوا نہیں کرسکتی۔ چند روزہ استعمال سے ایام ماہواری با فراغت اور وقت پر ہونے لگتے ہیں۔ اصل قیمت (۲۳ خوراک) ایکروپیہ چار آنے رعایتی پندرہ آنے۔

اکسیر سیلان

یہ دوا مستورات کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے سیلان الرحم اور ایام ماہواری کی کثرت کو دور کرنے میں نہایت ہی فائدہ مند ثابت ہوئی ہے۔ اور دواخانہ ہذا کی خاص مجرب دوا ہے۔ اصل قیمت (چالیس خوراک) ایکروپیہ چار آنے رعایتی قیمت پندرہ آنے

روغن نسوان

یہ روغن رحم اور اندام نہانی کی تمام خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ سیلان الرحم۔ کمی حیض۔ حیض کا تکلیف سے آنا۔ ورم رحم۔ اختناق الرحم وغیرہ سب حالتوں میں تریاق ماہواری اور اکسیر سیلان کے ساتھ استعمال کرنے میں بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ دائی کی ضرورت نہیں۔ روئی کا ٹکڑا اس میں تر کر کے خود ہی اندازے سے رکھ لیا جاتا ہے۔ اور دوا خود بخود پھیل کر اپنا کام کر لیتی ہے۔ اصل قیمت پانچ تولہ ایک روپیہ۔ رعایتی قیمت بارہ آنے۔

می کو

یہ دوا جگر اور تلی کی تمام بیماریوں کے لئے مخصوص ہے۔ ضعف ہضم۔ دائمی قبض۔ بھوک کی کمی وغیرہ کی قسم کی تمام شکایات اس دوا کے استعمال سے رفع ہو جاتی ہیں۔ جن بچوں کا جگر اور تلی بڑھی ہوئی ہو۔ ان کے لئے یہ دوا بہت ہی مفید ثابت ہوتی ہے۔ اصل قیمت ایکروپیہ رعایتی قیمت بارہ آنے۔

شربت فولاد

یہ شربت بھوک لگاتا غذا کو ہضم کرتا اور خون کی پیدائش کو بڑھاتا ہے۔ بخاروں اور دیگر بیماریوں کی مابعد کمزوری اور کمی خون کی حالت میں بہت ہی مفید ہے۔ غرضکہ خون کے بڑھانے کے لئے نایاب تحفہ ہے۔ اصل قیمت ایک روپیہ رعایتی قیمت بارہ آنے۔

گرائپ جوس

بچوں کی مختلف شکایات مثلاً بدہضمی۔ قبض یا دست وغیرہ میں نیز اگر جگر۔ معدہ اور تلی ٹھیک طور پر کام نہیں کرتے۔ تو ان حالات میں گرائپ جوس کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ بچوں کے دانت نکلنے کے زمانہ میں غیر معمولی طور پر مفید ثابت ہوا ہے۔ اصل قیمت دس آنے رعایتی قیمت سات آنے۔

سرمہ بینظیر

یہ سرمہ تمام امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ خصوصاً ککروں کے لئے نایاب تحفہ ہے۔ اصل قیمت دو روپے تولہ۔ رعایتی قیمت ڈیڑھ روپیہ تولہ۔

خط و کتابت کے لئے صرف "ویدک یونانی دواخانہ قادیان" یاد رکھیں